Note:

Original Title Not Available

1. Book Name :Madani Kamo Ki Taqsim...
2. Author :Marzaki Majlis-e-Shura
3. Publisher :Maktaba-Tul-Madina

www.dawateislami.net
IT Majlis of Dawat-e-Islami

مدنی کاموں کی تقسیم

کے تقاضے

پیش کش

مرکزی مجلسِ شوریٰ (دعوتِ اسلامی)

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ

نام بیان: مدنی کاموں کی تقسیم کے تقاضے

پیش کش: مرکزی مجلس شوریٰ (دعوتِ اسلامی)

سِنِ طَباعت: ذوالقعدہ ۱۴۲۸ ھ، نومبر 2007ء

ناشِر: مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ باب المدینہ (کراچی)

مکتبۃ المدینہ کی مختلف شاخیں

مکتبۃ المدینہ شہید مسجد کھارادر باب المدینہ کراچی
مکتبۃ المدینہ دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ مرکز الاولیاء لاہور
مکتبۃ المدینہ اصغر مال روڈ نزد عیدگاہ، راولپنڈی
مکتبۃ المدینہ امین پور بازار، سردار آباد (فیصل آباد)
مکتبۃ المدینہ نزد پیپل والی مسجد اندرون بوہڑ گیٹ مدینۃ الاولیاء ملتان
مکتبۃ المدینہ چھوٹکی گھٹّی، حیدر آباد
مکتبۃ المدینہ چوک شہیداں میر پور آزاد کشمیر
E.mail.maktaba@dawateislami.net
www.dawateislami.net
Ph:4921389-90-91 Ext:1268

تنبیہ: کسی اور کو یہ رسالہ چھاپنے کی اجازت نہیں ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

''تقسیم کاری'' کے 9 حُروف کی نسبت سے اس رسالے کو پڑھنے کی ''9 نیّتیں''

فرمانِ مصطفٰی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم: **نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِه** ٥ مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔(المعجم الكبير للطبرانی، الحديث: ۵۹۴۲، ج۶، ص۱۸۵)

دو مَدَنی پھول: ﴿۱﴾ بِغیر اچّھی نیّت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔
﴿۲﴾ جتنی اچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

{۱} ہر بار حَمد و {۲} صلوٰۃ اور {۳} تعوُّذ و {۴} تَسمِیہ سے آغاز کروں گا۔ (اسی صفحہ کے اُوپر دی ہوئی دو عَرَبی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیّتوں پر عمل ہو جائے گا)۔ {۵} حَتَّی الْوَسع اِس کا باوُضُو اور {۶} قِبلہ رُو مُطالَعہ کروں گا {۷} جہاں جہاں ''اللہ'' کا نام پاک آئے گا وہاں عَزَّوَجَلَّ اور {۸} جہاں جہاں ''سرکار'' کا اِسمِ مبارَک آئے گا وہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم پڑھوں گا {۹} دوسروں کو یہ رسالہ پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

مدنی کاموں کی تقسیم کے تقاضے [۱]

{اِس تحریری بیان کواوّل تا آخر پڑھ لیں۔مَدَنی تربیت کے مدنی پھولوں کی خوشبوؤں سے مہک جائیں گے۔ } اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

دُرُودِ پاک کی فضیلت

شَیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّارؔ** قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ اپنے رسالے **"ضیائے درودوسلام"** میں **فرمانِ مصطفٰی** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نقل فرماتے ہیں: **"مجھ پر دُرودشریف پڑھ کر اپنی مجالس کوآراستہ کروکہ تمہارادُرودِ پاک پڑھنابروزِ قیامت تمہارے لیےنور ہوگا۔"**

(فردوسُ الاخبار، رقم الحدیث۳۱۴۸،ج۳،س۴۱۷، طبعة دارالکتب العربی بیروت)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مـــــــدینه

[۱] یہ بیان نگرانِ شوریٰ حاجی محمد عمران عطاری سَلَّمَہُ الْبَارِی نے ۸شوال المکرّم ۱۴۲۸ھ بمطابق 21اکتوبر 2007ء فیضانِ مدینہ، باب المدینہ کراچی کے مدنی مشورے میں فرمایا۔ جسے بذریعہ انٹرنیٹ مختلف شہروں میں بھی سنا گیا۔ضروری ترمیم کے ساتھ پیش کیا جارہاہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میرے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی خُون پسینے سے سینچی ہوئی تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سِیاسی تحریک **"دعوتِ اسلامی"** کا مدنی پیغام تادمِ تحریر کم وبیش 66 مُمالک میں پہنچ چُکا ہے۔ مدنی کاموں کی **تقسیم کی برکات** سے متعدد ممالک میں کابینات و مشاورتیں قائم ہیں اور بے شمار اسلامی بھائی مختلف مَجالِس ومشاورتوں میں مُنقسم ہوکر امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی پیاری پیاری مدنی تحریک **"دعوتِ اسلامی"** کو آگے سے آگے بڑھانے میں مصروفِ عمل نظر آرہے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ **مُتعدّد مُمالِک** میں اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کے بے شمار ہفتہ وار سُنّتوں بَھرے اِجتِماعات کے ساتھ ساتھ ہزار ہا مَدارِسُ الْمَدِینَہ بَالِغان و بَالِغات نیز مُلک و بیرونِ ملک ہزاروں اِسلامی بھائی مدنی قافلوں کے ذریعے **"دعوتِ اسلامی کا مدنی پیغام"** پہنچا رہے ہیں۔ اب تک **35** سے زائد **شُعبہ جات** قائم ہوچکے ہیں۔ **اللہ** تعالیٰ کا شکر ہے، **جامِعاتُ المدینہ** کے ذریعے ہزاروں اِسلامی بھائی مدنی عالم بن رہے ہیں۔ **مدارسُ المدینہ** میں **50,000** سے زائد مَدَنی مُنّے اور مَدَنی مُنّیاں عِلمِ دین اور قرآنِ پاک حِفظ وناظِرہ

کی تعلیم مُفت حاصل کررہے ہیں۔جیل خانہ جات،مکتوبات وتعویذاتِ عطاریہ ،تَخَصُّص فِی الْفِقْہ ،مکتبۃُ المدینہ،I.T،مساجد ومدنی مراکز(فیضانِ مدینہ)و جامعات و مدارِس کی تعمیرات،خصوصی اسلامی بھائیوں(گونگے بہرے اور نابینا)کے اِجتماعات،رمضانُ المبارک میں 30اور10 دِن کے اعتکاف،المدینۃُ الْعِلْمِیہ،دارُالِافتاءاہلسنّت اور دِیگرشعبہ جات وغیرہ میں مدنی کام بڑھتا ہی چلا جارہا ہے۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہٖ

دعوتِ اسلامی کی قیّوم(عَزَّوَجَلَّ) سارے جہاں میں مچ جائے دُھوم
اس پہ فِدا ہو بچّہ بچّہ یااللہ میری جھولی بھردے(عَزَّوَجَلَّ)
(دُعائے عطار دامت برکاتہم العالیہ)

تقسیم کاری کی ضرورت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مدنی کاموں کے بڑھنے کے ساتھ ساتھ اِن کی تقسیم کاری کی ضرورت میں بھی اِضافہ ہوتا چلا جارہا ہے۔ چونکہ بڑی ذِمّہ داری والے اسلامی بھائیوں پر مدنی کاموں کی مصروفیت کا بوجھ بڑھ چُکا نتیجۃً ہر شعبے کو بھرپور وقت دینا مُشکل ہوگیا ہے۔اس لئے مدنی کاموں کے ساتھ ساتھ ذِمّہ دار کی شخصیت کو بھی تنظیمی لحاظ سے ناقابلِ تلافی نُقصان پہنچ سکتا ہے۔

تقسیم کاری کا بہترین وقت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو !جب آپ اِس بات کو محسوس فرمائیں کہ ذِمّہ داری کے باعِث مصروفیت اِس قدر بڑھ چکی ہے کہ مدنی اُمُور کی اَنجام دہی کے لئے وقت کم پڑ رہا ہے اور کثیر تعداد میں ایسے ماتحت اسلامی بھائی بھی موجود ہیں جو کہ نہ صرف قابلِ اعتماد اور سمجھدار بلکہ کثیر المشاغل بھی نہیں، تو یہ مدنی کاموں کی تقسیم کرنے کا **بہترین وقت** ہے۔اگر آج مدنی کام کسی کو سِپُرد کیئے جاسکتے ہیں کل کا اِنتظار نہ کیجئے۔کہیں آپ کو شرمندگی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ اِس سے قَبل آپ ''**مدنی کاموں کی تقسیم**'' نامی رسالہ کا مطالعہ فرما چکے ہوں گے۔اسلامی بھائیوں کا یہ مُطالبہ رہا کہ مدنی کاموں کی تقسیم کے تقاضے پر کچھ بیان ہو لہٰذا حَسْبُ الْاِرْشَاد پیش کرنے کی سَعْی کرتا ہوں۔

تقسیم کاری اور اُس کے تقاضے

حضرتِ سَیِّدُنا عُمر و بن مُرَّہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے رِوَایت ہے کہ انہوں نے حضرتِ سَیِّدُنا امیرِ مُعاویہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے فرمایا، میں نے رَسُول اللہ عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہ تعَالٰی عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کوفرماتے سُنا کہ جِسے **اللّٰہ** تعالٰی مُسلمانوں کی کِسی چیز کا والی اور

حاکم بنائے پھر وہ مُسلمانوں کی حاجت وضرورت ومحتاجی کے سامنے حجاب کر دے تو اللہ تعالیٰ اُس کی حاجت وضرورت ومحتاجی کے سامنے آڑ فرما دے گا۔'' چنانچہ حضرتِ سَیِّدُنا امیرِ مُعاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں کی حاجت پر ایک آدمی مقرر فرما دیا۔ (ابوداؤد، کتاب الخراج والفیء والامارة، باب فیما یلزم الامام من امر الرعیة، الحدیث ۲۹۴۸، ج۳، ص۱۸۸)

مُفسِرِ شہیر، حکیمُ الاُمّت، حضرتِ علّامہ مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی مِراٰۃ شَرحِ مِشکوٰۃ میں اِس حدیثِ مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں، جس کا خُلاصہ یہ ہے کہ حضرت سَیِّدُنا عَمرو بن مُرّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ فرمانِ مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرتِ سَیِّدُنا امیرِ مُعاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اُس وقت سُنایا جب کہ وہ سُلطان بن چکے تھے تا کہ وہ اِس حدیث پر عمل کریں۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مزید فرماتے ہیں: حضرتِ سَیِّدُنا امیرِ مُعاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شہنشاہِ کون ومکان، مکے مدینے کے سلطان، رسولِ ذیشان، محبوبِ رحمٰن عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان سُن کر ایک محکمہ (مَح۔کَ۔مہ) بنا دیا جس کے ماتحت ہر بستی میں ایک وہ افسر رکھا گیا، جو لوگوں کی معمولی ضرورتیں خود پوری کرے اور بڑی ضرورتیں حضرتِ سَیِّدُنا امیرِ مُعاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک

پہنچائے۔ پھر ہمیشہ اُس افسر (ذمہ دار) سے **بازپُرس** کی کہ وہ فرائض کی انجام دہی میں کوتاہی تو نہیں کرتا۔ (مِرْاٰۃُ الْمَنَاجِیْح، ج۵، ص ۳۷۴)

اللہ تعالیٰ کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے مُلاحِظہ فرمایا کہ حضرتِ سَیِّدُنا امیرِ مُعاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اوّلاً اپنے کاموں کو تقسیم کرتے ہوئے **(۱) شعبہ قائم فرمایا (۲) اس کا ذمہ دار بنایا (۳) اپنی ذمّہ داری والے کام الگ کئے (۴) اور پھر ان کاموں کی بازپُرس یعنی پُوچھ گچھ کا سلسلہ بھی جاری رکھا۔** آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تقسیم کاری بھی فرمائی اور اُس کے تقاضے بھی پورے فرمائے بِالخُصوص بازپُرس یعنی پُوچھ گچھ۔

پُوچھ گچھ مدنی کاموں کی جان ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اس سلسلے میں تبلیغِ قراٰن وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی مدنی تحریک "**دعوتِ اسلامی**" میں کارکردگی فارم اور مدنی مشوروں کا ایک بہترین مدنی نظام قائم ہے۔ میرے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: "**پُوچھ گچھ مدنی کاموں کی جان ہے**" اور یہ بات کس

قدر قریبِ عقل و فہم ہے، اِسے اِس مِثال سے سمجھئے کہ

تقسیم کاری کے عظیم شامیانے کی مضبوطی

ایک شخص ایک بڑے میدان میں شامیانے لگاتا ہے (جیسا کہ دعوتِ اسلامی کے بین الاقوامی سنّتوں بھرے اِجتماع کے موقع پر صحرائے مدینہ ملتان کے سینکڑوں ایکڑ رقبے پر ہزاروں شامیانے لگائے جاتے ہیں) اور بڑی ہی مَہارت سے اِن کو کَستا بھی ہے لیکن ایک سمجھدار اور تجُرِبہ کار شخص ایک مرتبہ کَسنے کو کافی نہیں سمجھتا بلکہ ضرورتاً کسنے کے عمل کو جاری رکھتا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ ہواؤں اور دیگر عوامِل کے سبب اِن شامیانوں کی گرِفت کمزور پڑ جاتی ہے۔ اِسی طرح جب آپ مدنی کاموں کو تقسیم کر دیں تو اُس کے بعد اِس کا اہم ترین تقاضا باز پُرس/پوچھ گچھ (کَسنا) ہے۔ جس سے تقسیم کاری کا یہ عظیم شامیانہ مضبوطی کے ساتھ قائم رہے گا۔ (مدنی مشورہ سے متعلق تفصیلی معلومات کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب ''**مدنی کاموں کی تقسیم**'' کا مطالعہ فرمائیں)

بڑوں کو سنبھالو چھوٹے خود ہی سنبھل جائیں گے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ باز پُرس/پُوچھ گچھ کا مُعامَلہ (مُ۔عا۔مَ۔لَہ) صِرف مَدَنی کاموں کے لئے ہی نہیں بلکہ دِیگر اہم دِینی اُمُور یعنی فرائض وواجبات

وغیرہ کی پابندی کے لئے بھی شرعی تقاضوں کے مطابق ہوتا کہ ذِمّہ داران کو پابند کر کے دیگر اسلامی بھائیوں کو بھی پابند بنایا جاسکے۔ چنانچہ حضرت سَیِّدُنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اُنہوں نے اپنے حُکّام (حُک۔کام) یعنی افسران کو لکھا کہ میرے نزدیک سارے کاموں سے زیادہ اہم **نماز** ہے، جس نے اِسے **محفوظ** رکھا اور اِس کی پابندی کی، اُس نے اپنا دین **محفوظ** رکھا اور جس نے اِسے ضائِع کردیا تو وہ نماز کے سوا کو بہت ضائِع کرے گا۔

(المؤطاء لامام مالك، كتاب وقوت الصلاة، الحديث ٦، ج ١، ص ٣٥)

اِس کے تحت **مفتی احمد یار خان** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان لکھتے ہیں: ''یعنی سَلطنت کے کام، ملکی انتظام، **نماز** کے بعد ہیں، جب **نماز** کا وقت آجائے تو سارے ہی کام ویسے چھوڑ دو۔ اِس سے دو مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ سُلطانِ اسلام کو چاہیے کہ رِعایا کے **دینی حالات** سنبھالے صرف دُنیا پر نظر نہ رکھے۔ دوسرے یہ کہ **بڑوں کو سنبھالو چھوٹے** خود ہی **سنبھل جائیں گے** اِسی لئے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حُکّام کو خُصُوصِیت سے مُخاطب فرمایا۔ (مِرْاٰۃ المناجیح، ج ۱، ص ۳۷۶)

لٰہذا ماتحت اور نئے اسلامی بھائیوں کو روز فکرِ مدینہ کے ذریعے مدنی انعامات کا عامل بنانے اور ہر مدنی ماہ کے ابتدائی دس (10) دن کے اندر اندر ذِمہ

دار کو اِس کا رسالہ جمع کرانے ، ہر تیس (30) دن میں تین (3) دن کے مدنی قافلے اور دیگر مدنی کاموں اور تنظیمی اُصولوں کا پابند بنانے کے لئے ہمیں خود کو ، ذِمّہ داران کو اور پُرانے اسلامی بھائیوں کو اِس کا پابند کرنا ضروری ہے۔

کاش! سیدی و مُرشِدی ، بانیٔ دعوتِ اسلامی دامت برکاتہم العالیہ کے یہ ارشاداتِ عالیہ ہمیشہ پیشِ نظر رہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں: {۱} **دُوسروں کو تنظیمی اُصولوں کا پابند بنانے کے لئے خود با اُصول بننا ضروری ہے۔** {۲} **ترغیب دینے کے لئے سراپا ترغیب بن جائیے۔**

دیتا رہوں نیکی کی دعوت چاہتا ہوں اِستقامت
گُزرے یُوں ہی عمر ساری عطاری ہوں عطاری

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مطلوب کا ملنا کچھ اور ہے

مَنْقُول ہے کہ تقسیم کاری محض افراد میں کام تقسیم کرنے اور اُنہیں مصروف رکھنے کا نام نہیں بلکہ تقسیم کاری تو یہ ہے کہ **باصَلاحِیت و مُخْلِص افراد** سے اہم کام ، بہترین مِعیار کے **مُطابق کرائے جائیں**۔ یاد رہے کہ اَصْل شے کا ہونا کچھ اور مطلوب کا ملنا کچھ اور ہے۔ ہمیں یہاں تقسیم کاری کے مطلوب کو سمجھنا بے حد ضروری

ہوگا کیونکہ جب تک مطلوب پر نظر نہ ہوگی ہم اُس کے تقاضوں کو بھی نہ سمجھ سکیں گے۔

اِس بات کو ایک مِثال کے ذریعے سمجھئے۔

کپڑوں کے دھبّے

آپ نے اپنے کپڑے دھوبی کو دھونے کے لئے دیئے، اِن کپڑوں میں کئی جگہوں پر بڑے بڑے دھبّے نُمایاں نظر آرہے تھے۔ دھوبی کپڑے بہترین دُھلائی کے بعد پریس کرکے لے آیا۔ جونہی آپ نے پہننے کے لئے اُن کو کھولا تو وہی دھبّے نظر آئے یقیناً آپ اُس سے سُوال کرنے کا حق رکھتے ہیں کہ میرا مطلوب صرف دھونا نہیں بلکہ دھبّوں کا صاف کروانا تھا۔ کپڑا تو دُھل گیا مگر دھبّے جُوں کے تُوں رہے یعنی اصل شے تو مل گئی مگر مطلوب حاصل نہ ہوا۔

تقسیم کاری کا مدنی مقصد

اِسی طرح **تقسیم کاری کا مدنی مقصد** اسلامی بھائیوں کو شب و روز مصروف رکھنا ہی نہیں بلکہ اِن سے مدنی کاموں کی ترقی کا حُصُول مطلوب ہے۔ جن میں مدنی قافلے، ہفتہ وار علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت، مدرسۃ المدینہ بالغان اور مدنی مرکز کے دیئے ہوئے طریقِ کار کے مُطابق ماہانہ جدول بنانا اور اِس پر عمل کرنا سرِ فہرست

ہے۔اگر آپ اِس طرح سے مدنی کاموں کی تَفْوِیْض (تَف۔وِیض) یعنی سِپُردگی کریں گے تو طویلُ المیعاد مدنی کاموں پر تفکّر (تَ۔فک۔کُر) یعنی سوچ و بچار اور اِس کی تکمیل کے لیے خوب قُوّت وہمّت بھی پائیں گے۔اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

تقسیم کاری کے فوائد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً تقسیم کاری میں فوائد ہی فوائد اور برکات ہی برکات ہیں۔اِس سے ماتحت اِسلامی بھائیوں کی مدنی تربیت، نِعْمَ الْبَدَل (متبادل) کی تیاری، صدقۂ جاریہ کی برکت، نئے اور پرانے اسلامی بھائیوں سے رابطوں کی ترقی، تَفَکُّرُ فِی الدِّیْن کے لئے فُرصت ووقت کے ساتھ ساتھ مدنی کاموں کو اِنتہائی خوبصورتی سے پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی سعادت بھی حاصل ہو گی۔اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ مگر اِن اُمُور کے حُصُول کے لئے آپ کا تقسیم کاری کے تقاضوں کا پورا کرنا ناگزیر ہے۔

مَدَنی تربیت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ جِن اسلامی بھائیوں میں مدنی کام تقسیم

کریں، اِن کی لازِماً مدنی تربیت بھی فرمائیں، اِس کے لئے آپ کو وقت بھی دینا ہو گا۔ کسی نے کیا خوب کہا کہ ''لوگوں کی تربیت پر ایک گھنٹہ خرچ کر کے آپ اپنے کئی گھنٹے بچا سکتے ہیں'' غیر تربیت یافتہ اسلامی بھائیوں کو مدنی کام سپُرد کرنے کے سبب نہ صرف **مطلوبہ نتائج** سے **محرومی** ہو گی بلکہ آپ کے رنج وغم میں بھی اِضافہ ہوسکتا ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ اِس عمل سے آپ کو اپنے نگران کے سامنے بار بار شرمندہ ہونا پڑے لہٰذا اپنے ماتحت اسلامی بھائیوں کو احسن طریقے سے سمجھاتے رہیں، اُن کی تربیّت فرماتے رہیں اِس سلسلے میں ہرگز سُستی نہ فرمائیں ۔ یقیناً مسلمان کو سمجھانا فائدہ دیتا ہے۔**اللہ رَبُّ الْعَالَمِیْن** جَلَّ جَلالُہٗ پ۲۷ **سُوْرَۃُ الذّٰرِیٰت** کی آیت ۵۵ میں ارشاد فرماتا ہے:

وَذَکِّرْ فَاِنَّ الذِّکْرٰی تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِیْنَ٥ ترجمۂ کنز الایمان: اور سمجھاؤ کہ سمجھانا مسلمانوں کو فائدہ دیتا ہے۔

ہمارے اکابرین (رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِیْن) اپنے ماتحتوں کی تفہیم کس حکمت و تدبیر سے کیا کرتے تھے اس کی ایک حسین جھلک مُلاحِظہ فرمایئے چنانچہ

تربیت کے مُشکبار مدنی پھول

امیرِ اہلسنّت ،پیکرِ علم و حکمت، عالِمِ شریعت، شیخِ طریقت ، آفتابِ قادریت، ماہتابِ رضویت ،عامِلِ قرآن وسُنت ،صاحبِ خوف وخشیت ، عاشقِ اعلیٰحضرت ، امیرِ ملت ،مصنفِ فیضانِ سُنت ،بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ **فیضانِ سُنّت** جلد1 تخریج شدہ صفحہ 464 پر ذمّہ داران کوتربیت کے بے شمار مُشک بار مدنی پھول عطا کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

حضرتِ سیدنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کوایک روز اطلاع ملی کہ سِپہ سالار کے باوَرچی خانے کا یومیہ خرچ ایک ہزار درہم ہے۔اس خبرِ وحشت اثر سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کوسخت افسوس ہوا۔اُس کی اِصلاح کے لئے اِنفرادی کوشش کا ذِہن بنایا اور اُس کواپنے یہاں مَدعُوفرمایا۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے باورچیوں کوحکم دیا کہ پُرتکلُّف کھانے کے ساتھ ہی **جَوشریف کا دَلیا** بھی تیار کیا جائے۔سِپہ سالار جب دعوت پر حاضر ہوا تو خلیفہ نے قصداً کھانا منگوانے میں اِس قدر تاخیر فرمادی کہ سِپہ سالار بھوک سے بے تاب ہوگیا۔ بالآخر امیر المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پہلے جَوشریف کا دَلیا منگوایا۔سِپہ سالار چونکہ بہت بھوکا تھا اِس لئے اُس

نے جو شریف کا دَلیا کھانا شروع کر دیا اور جب پُر تکلف کھانے آئے اُس وقت اِس کا پیٹ بھر چکا تھا۔ دانا خلیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پر تکلُّف کھانوں کی طرف اشارہ کر کے فرمایا، آپ کا کھانا تو اب آیا ہے کھایئے! سِپہ سالار نے انکار کیا اور کہا کہ حضور! میرا پیٹ تو دَلیا ہی سے بھر چُکا ہے۔ امیر المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، سُبحٰنَ اللّٰہ! دَلیا بھی کتنا عُمدہ کھانا ہے کہ پیٹ بھی بھر دیتا ہے اور ہے بھی اتنا سستا کہ ایک درہم میں دس (10) آدمیوں کو سَیر کر دے! یہ کہہ کر نصیحت کے مدَنی پھول لُٹاتے ہوئے فرمایا! جب آپ دَلیا سے بھی گزارا کر سکتے ہیں تو آخر روزانہ ایک ہزار درہم اپنے کھانے پر کیوں خرچ کرتے ہیں؟ سِپہ سالار صاحب خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ سے ڈریئے اور اپنے آپ کو زیادہ خرچ کرنے والوں میں داخل نہ کیجئے۔ اپنے باورچی خانے میں جو رقم بے تحاشا صَرف کرتے ہیں وہ رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کے لئے بھوکوں، حاجتمندوں اور غریبوں کو دے دیجئے۔ مُتّقی خلیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی انفرادی کوشش نے سِپہ سالارِ لشکر کے دِل پر گہرا اثر ڈالا اور اُس نے عہد کر لیا کہ آئندہ کھانے میں سادَگی اپناؤں گا اور کم خرچ سے کام چلاؤں گا۔

(مُغنی الواعظین، ص ۲۸۹)

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مَدَنی تربیت کا قرآنی نسخہ

تربیت کی اہمیت (اَہم-مِی-یت) یعنی قدرومنزلت اورضرورت کا اندازہ اِس بات سے لگایئے کہ ربِّ کریم جَلَّ جَلَالُہٗ اپنے محبوبِ کریم صَلَّی اللہُ تعالٰی علَیہِ واٰلِہٖ وسَلَّم کو اِس کے آداب اِرشاد فرمارہا ہے۔ چنانچہ پارہ ۱۴ سُورۂ نَحل آیت نمبر ۱۲۵ میں ارشاد ہوتا ہے۔

اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ وَالْمَوْعِظَۃِ الْحَسَنَۃِ وَجَادِلْھُمْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ ؕ

ترجمۂ کَنزُ الاِیمان: اپنے ربّ (عَزَّوَجَلَّ) کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اچھی نصیحت سے اور اُن سے اِس طریقہ پر بحث کرو جو سب سے بہتر ہو۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! غیر تربیت یافتہ ذِمّہ دار اپنی نادانی، طبیعت کی تلخی کے سبب نیکی کی دعوت کے عظیم مدنی کام کو زبردست نقصان پہنچا سکتا ہے۔ لہٰذا اپنے ماتحتوں کو اپنی صُحبت سے نوازیں اور اپنے تجَرِبات اُن میں منتقل کریں۔ یاد رہے! اِس سلسلے میں اپنے ذاتی فضائل وقربانیوں کا بیان رِیاکاری، عُجب وخود پسندی وخود بینی کے مُہلِک (مہ-لِک) یعنی ہلاک کرنے والے مَرض میں مُبتلا کرسکتا ہے۔ اِس لئے اَنسب (اَن-سب) یعنی زیادہ مُناسب یہی معلوم ہوتا ہے کہ

اگر اپنا کوئی واقِعہ بیان کرنا پڑ ہی جائے تو ''ایک مُبلِّغ'' کہہ کر بتانا زیادہ مُفید ثابت ہوگا اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ۔

ماتحت اسلامی بھائیوں کی مَدَنی تربیت کے لئے پیکرِ علم و حِکمت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دِلنشین و حِکمت بھرے مَدَنی تربیت سے مالا مال واقِعات سُنائیں تاکہ اسلامی بھائی سیکھیں کہ کسی بھی مَدَنی کام کو کس طرح پایۂ تکمیل تک پہنچایا جاتا ہے۔ اِس کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مَطبُوعہ کتاب ''تعارفِ امیرِ اہلسنّت'' سے بھی اِستِفادہ حاصل کریں[1] اور وقتاً فوقتاً اپنے نگران کی اجازت سے تربیتی اجتماعات کا اِنعقاد بھی نہایت مفید رہے گا۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

احساسِ ذِمّہ داری

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی آپ کے جوش و جذبۂ ایمانی میں مزید برکتیں عطا فرمائے۔ جن اسلامی بھائیوں میں آپ مدنی کام تقسیم کرنا چاہتے ہیں۔ اوّلاً اِن کی صَلاحِیّت اور ذُہن کو پیشِ نظر رکھئے کیونکہ

مدینہ

[1] فیوض و برکاتِ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے آگاہی حاصل کرنے کے لیے نگرانِ شورٰی کے تحریری بیان کا رسالہ ''فیضانِ مُرشِد'' کا مطالعہ اور کیسٹ بیانات ''فیضانِ مُرشِد، احسانِ مُرشِد، کامل مُرید'' وغیرہ کا سُننا بھی بے حد مُفید ہوگا۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

نئے **باصلاحیت وذہنی** اسلامی بھائی عُموماً زیادہ بہتر مدنی نتائج دیتے ہیں۔ یہ بھی یاد رکھئے! کہ جن کو آپ مدنی کام سپرد کررہے ہیں، ان کے **اوقاتِ کار** کو بھی ایک نظر دیکھ لیں کیونکہ کیسا ہی باصلاحیت اسلامی بھائی ہو جب تک وہ وقت نہیں دے گا ہم اُس کی صلاحیتوں سے فائدہ حاصل نہیں کرسکیں گے اور اگر وہ بھی آپ کی طرح **کَثِیرُ الْمَشَاغِل** ہوئے تو پھر انجام کا اندازہ آپ خود ہی لگا سکتے ہیں۔

جب آپ ایسے اسلامی بھائیوں کو پانے میں کامیاب ہو جائیں، جو باصَلاحِیَّت وذہنی اور وقت دینے والے ہوں تو اب آپ اِنفرادی کوشش، تربیتی اجتماعات اور مدنی مشوروں کے ذریعے مدنی تربیت کے مَرحلے میں داخل ہوجائیں۔ سب سے پہلے اِن کے اندر **''اِحساسِ ذِمّہ داری''** کا جذبہ اُبھارنے کی سَعی فرمائیں۔ اِنہیں یہ بات باوَر کرائیں کہ آپ ہماری نظر میں بااِعتماد ہیں۔ جو مدنی کام آپ کے سپرد کیا گیا ہے، اِس کی اَہمیت، اِس کے دُرست کرلینے کے فوائد اور کمزور یا غلَط ہوجانے کے نُقصانات نیز تنظیمی ذِمّہ داری کے اُخروی فوائد کا بیان بھی انتہائی مؤثر ثابت ہوگا۔ **اِنْ شَآءَ اللّٰه** عَزَّوَجَلَّ

اپنے موقف کو مزید واضح اور پُر دلیل بنانے کے لئے تاریخِ اسلام کے

واقعات، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی دامت برکاتہم العالیہ کی دِینی خدمات کا بیان، سننے والوں کے مدنی جذبات میں عِشق کی آگ بھڑکانے کا کام کرے گا، جس کے نتیجے میں آپ اُن کو مدنی سانچے میں ڈھال سکیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

اِن باتوں کے مَوَاد کے لئے مکتبۃ المدینہ سے امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کا کیسیٹ بیان ''راہِ تبلیغ کے پُرسوز واقِعات'' اور وہ مدنی مذاکرے کہ جن میں خاص طور پر ذمہ داران کو مخاطب فرما کر آپ نے اہم اِرشادات سے نوازا ہے، اُن نِکات کو اپنی ڈائری میں محفوظ کر کے مدنی مشورے یا تربیتی اِجتماعات میں ذِمّہ داران تک اَحسن طریقے سے پہنچائیں۔ مدنی نتائج کا آپ خود ہی مشاہدہ کرلیں گے نیز ''احساسِ ذمہ داری'' اور ''مدنی کاموں کی تقسیم'' نامی کتب (جو کہ مکتبۃ المدینہ سے ہدیۃً حاصل کی جاسکتی ہیں) سے بھی اِستِفادہ کرنا مُفید ہوگا۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

اِحساسِ ذمہ داری کی ایک مثال

اِحساسِ ذمہ داری کا جذبہ رکھنے والوں کے انداز ہی کُچھ اور ہوتے ہیں۔ مَثَلًا ایک اسلامی بھائی کی شام کو مکتب سے چُھٹّی ہوئی وہ جونہی نکلے اچانک ٹیلیفون کی گھنٹی بجی، اَلسَّلامُ عَلَیْکُمْ کہہ کر فون ریسیو کیا تو ایک ضروری پیغام تحریر کرنے کی

ضرورت پیش آئی۔ وہ اسلامی بھائی قلم یا پنسل ڈھونڈتے رہے پھر قریب ہی سے کاربن پیپر لے کر ڈسٹ بِن (Dust Bin) سے ردی کاغذ نکالا اور زمین سے تِنکا اُٹھا کر کاربن پر تحریر کیا جس کا اثر کاغذ پر آ گیا۔

یہ اِسلامی بھائی چاہتے تو محض پیغام یاد کر لیتے مگر بُھول جانے کا اندیشہ تھا یا کل کسی سبب سے مکتب میں غیر حاضر ہونے کا اِمکان بھی پیشِ نظر تھا لہٰذا اِحساسِ ذمہ داری کے تقاضے پورے کرتے ہوئے اپنی **ذَہانت وصلاحیت** کے ذریعے اپنی مدنی تحریک کے وسیع تر مَفَاد کو سامنے رکھتے ہوئے اُنہوں نے یہ عمل کیا۔

فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا احساسِ ذِمّہ داری

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَمِیرُ الْمُؤمِنِین، خَلِیفَۃُ الْمُسْلِمِین، غَیْظُ الْمُنَافِقِین، حضرت سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے **احساسِ ذِمّہ داری** کو کون نہیں جانتا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرتِ مبارکہ میں **احساسِ ذِمہ داری** کے بے شمار و بے مثال واقعات موجود ہیں، جن میں سے ایک واقعہ پیشِ خدمت ہے چنانچہ

حضرت سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ رات بھر مدینہ مُنوّرہ (زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا) کی روشن وخوشبودار اور مشکبار وضیاء بار و پُر بہار گلیوں کا دورہ فرما کر

اپنی رِعایا کی خبر گیری میں مصروف تھےاور ساتھ ہی اِس بات پر بھی غور فرما رہے تھے کہ اِیران کے مغربی صوبے ''اَہواز'' کو فتح کرنے کے لئےلشکرِ اِسلام کا سِپہ سالار کس کومنتخب کیا جائے۔غور وفِکر کے بعد حضرت سَیِّدُنَا سلمہ بن قیس رضی اللہ تعالٰی عنہ کا نام آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے ذِہن مبارک میں آیا۔اِس کام کوکرنے کے لئے اِن کی صلاحیت و قابلیت کا سوچ کر آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی خُوشی کی اِنتہا نہ رہی۔اَلغَرض حضرت سَیِّدُنَا سلمہ بن قیس رضی اللہ تعالٰی عنہ نے آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کا مطلوبہ ہدف کامیابی سے پورا کیا اور مسلمانوں کو عظیم فَتح نصیب ہوئی۔

حضرت سَیِّدُنَا سلمہ بن قیس رضی اللہ تعالٰی عنہ بعدِ فتح مجاہدین میں مالِ غنیمت تقسیم فرما رہے تھے۔نہایت قیمتی اور خوبصورت موتیوں کا ہار آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے ہاتھ میں آیا۔آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے شرکاءِ لشکر سے مشورہ کیا کہ اگر آپ سب اِس بات کی اجازت دیں تو یہ موتیوں کا عمدہ ہار امیر المومنین رضی اللہ تعالٰی عنہ کو بطورِ تحفہ بھیج دُوں؟ سب نے بیک زَبان اقرار اور خوشی کا اِظہار کیا۔چنانچہ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اس ہار کو صندوقچی میں ڈال کر اپنی قوم کے دو افراد کو روانہ کیا۔آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے جن افراد کو امیر المومنین عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کی طرف روانہ کیا اب ان کا

واقعہ اِنہی کی زَبانی مُلاحِظہ فرمائیں۔

''قبیلہ اشجع'' کا وہ شخص بیان کرتا ہے کہ میں اور میرا غلام بصرہ کی طرف روانہ ہوئے، وہاں پہنچ کر ہم نے سفر کے لئے دو سواریاں خریدیں، اِس کے لئے اجازت اور سرمایہ ہمیں حضرت سلمہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عنایت کیا تھا۔ ہم نے زادِراہ اِن پر لادا اور مدینہ منورہ (زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا) کی طرف روانہ ہوگئے۔ جب ہم وہاں پہنچے تو ہم نے امیر المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تلاش کیا تو وہ ایک جگہ اپنے عصاء پر ٹیک لگائے، مسلمانوں کو کھلائے جانے والے کھانے کی نگرانی فرما رہے تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے غلام یرفاء کو فرما رہے تھے۔ اے یرفاء: ان لوگوں کے سامنے مزید گوشت رکھو۔ اے یرفاء: ان لوگوں کے سامنے مزید روٹی رکھو۔ اے یرفاء: ان لوگوں کے برتن میں مزید شوربا ڈالو، جب میں اِن کے پاس آیا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے ارشاد فرمایا: بیٹھو۔ میں وہیں عام لوگوں کے ساتھ بیٹھ گیا۔ میرے سامنے کھانا رکھا گیا میں نے کھانا کھایا۔

جب لوگ کھانے سے فارغ ہوگئے تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: اے یرفاء دسترخوان اُٹھالو پھر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ چل دیئے تو میں آپ رضی اللہ تعالیٰ

عنہ کے پیچھے ہولیا۔ جب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ گھر میں داخل ہوگئے تو میں نے گھر میں داخل ہونے کی اجازت طلب کی ۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کمالِ شفقت سے اِجازت عطا فرمادی۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بالوں کی بُنی ہوئی ایک چٹائی پر بیٹھ گئے اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دو ایسے تکیوں پر ٹیک لگائے ہوئے تھے جو کھجور کے پتّوں سے بھرے ہوئے تھے ۔اِن میں سے ایک تکیہ میری طرف بڑھا دیا تو میں اُس پر بیٹھ گیا۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے پردہ لٹکا ہوا تھا۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پردے کی طرف دیکھا اور اپنے بچوں کی امّی سے ارشاد فرمایا: اے اُمِّ کُلثُوم (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) ہمیں کھانا دیجئے ۔میرے دل میں خیال آیا کہ امیرالمومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے لئے کوئی خاص کھانا تیار کروایا ہوگا۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بچوں کی امّی (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) نے تیل میں تلی ہوئی ایک روٹی جس پر سالن کی جگہ نمک رکھا ہوا تھا، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پیش کی ۔ پھر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میری طرف دیکھا اور ارشاد فرمایا: آؤ کھانا کھاؤ میں نے تعمیلِ حکم کے طور پر چند ایک لقمے لے لئے ۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کھانا کھایا۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کھانے کا انداز ایسا دِلرُبا تھا کہ میں نے کبھی کسی کو اِس عمدہ انداز میں کھاتے ہوئے نہیں دیکھا تھا۔

پھر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہمیں پانی پلاؤ، تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں سَتّو کا ایک بھرا ہوا پیالہ پیش کیا گیا۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا پہلے مہمان کو پلاؤ۔میں نے پیالہ پکڑا اور تھوڑے سے سَتّو نوش کئے۔میں نے محسوس کیا کہ جو سَتّو میں نے اپنے لئے تیار کروائے ہیں وہ اِس سے کہیں بہتر اور عمدہ ہیں۔پھر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پیالہ پکڑا اور سَتّو نوش فرمائے۔اور یہ دُعاء پڑھی: ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَاَشْبَعَنَا وَسَقَانَا وَاَرْوَانَا (ترجمہ) ''شکر ہے اُس اللہ عَزَّوَجَلَّ کا جس نے ہمیں کھلایا اور سیر کیا، پلایا اور سیراب کیا''۔

اِس کے بعد میں نے عرض کیا: یااَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْن! رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ایک مکتوب لیکر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دریافت فرمایا کہاں سے؟ میں نے عرض کیا سلمہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جانب سے۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں سلمہ بن قیس (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے خط اور اُس کے قاصد کو خوش آمدید کہتا ہوں۔لشکرِ اسلام کے متعلق کچھ بتایئے۔میں نے عرض کی یااَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْن رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تمنّا کے مُطابِق اللّٰہ تَعَالٰی نے اِسلامی لشکر کو فتح و نصرت سے ہمکِنار کیا۔میں نے جنگ میں پیش آنے والے

واقِعات بالتفصیل پیش کیے۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تفصیلات سُن کر ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اُس نے ہم پر بے اِنتہا اپنا فضل وکرم فرمایا! پھر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دریافت فرمایا: کیا تُمہارا بصرہ سے گزر ہوا؟ میں نے عرض کی ہاں یااَمِیرَ الْمُؤمِنِین رضی اللہ تعالیٰ عنہ پُوچھا: مسلمانوں کا کیا حال ہے؟ میں نے بتایا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ خیریت سے ہیں۔دریافت فرمایا: بازار میں اَشیاءِ صَرف کے نَرخ کیسے ہیں؟ عرض کی: چیزیں بہت سستی ہیں۔پوچھا گوشت کا کیا بھاؤ ہے؟ گوشت عَربوں کی مرغُوب غِذا ہے۔جب تک گوشت نا ملے تو اِنہیں تسلّی نہیں ہوتی۔میں نے بتایا گوشت تو وافر مِقدار میں دَستیاب ہے۔

پھر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُس صندوقچی کی طرف دیکھا جو میں نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی تھی ۔ پُوچھا یہ تیرے ہاتھ میں کیا ہے؟ عرض کیا، جب ہمیں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے دُشمن پر غلبہ دیا تو ہم نے مالِ غنیمت جَمع کیا۔حضرت سلمہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ ہار دیکھا تو لشکر سے پوچھا: اگر یہ ہار تم میں تقسیم کردیا جائے تو کسی کا کچھ نہ بنے گا۔اگر تم بخوشی مجھے اِجازت دے دو تو میں یہ ہار امیر المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خِدمت میں بطورِ تحفہ بھیج دُوں ۔سب نے کہا ہاں ضرور بھیجئے، ہم خوش

ہیں۔ یہ کہہ کر وہ صندوقچی میں نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں پیش کر دی۔ جب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اِسے دیکھا اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نظر سُرخ، زرد اور سبز رنگ کے چمکتے ہوئے نگینوں پر پڑی تو غُصّے سے آگ بگولہ ہو گئے اور فرمایا: ابھی ابھی جا کر اِس ہار کو مُجاہِدین میں تقسیم کر دو اور سُنو! **آئندہ کبھی بھی ایسا نہ کرنا۔**

(کتب تاریخ)

اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سبحان اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ! قربان جایئے! یہ ہے اِحساسِ ذِمّہ داری کہ اتنی بڑی سلطنت کی فرمانروائی، سارے مسلمانوں کی پیشوائی، مگر اِس کے باوجود بنفسِ نفیس مہمانوں کی خیر خواہی کی نگرانی، کھانے اور اُٹھنے بیٹھنے میں سادَگی، نئے آنے والے کی حوصلہ افزائی اور مُلاقات میں عاجزی و اِنکساری، سلطنتِ اسلامی کی بہتری و ترقّی کے لئے فکر مندی، لوگوں کے اَحوال سے آگاہی اور تحفہ مِلنے پر خَفگی (خَ۔فَ۔گی) یعنی ناراضگی۔

کاش! یہ حکایت ہمارے اندر احساسِ ذمہ داری کا جذبہ پیدا کر دے اور

ہم بھی اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کا جذبہ لئے تبلیغِ قرآن وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ''**دعوتِ اسلامی**'' کے مدنی کاموں کو بہتر انداز میں کرنے والے بن جائیں۔

وقت کی قدر

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب آپ اپنے اسلامی بھائیوں میں مدنی کام کی اہمیت کا اِحساس پیدا کرنے کی سعی کریں تو اُس وقت یہ بات بہت اہم ہوگی کہ اِن میں **وقت کی اہمیت** کو اُجاگر کیا جائے تاکہ ہمارے سارے معاملات ومعمولات بروقت ہوسکیں۔ اگر وقت کے ضائع ہونے کا اِحساس نہ ہوا تو تقسیم کاری، نعم البدل کی تیاری وغیرہ کی ساری کوششیں رائیگاں جاسکتی ہیں۔

افسوس ایک بہت بڑی تعداد ایسی ہے جو وقت کی اہمیت سے ناآشنا ہے اور اِس اہم ترین نعمت (وقت) کو فُضُولیات میں برباد کرتی ہے۔ پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''دو نعمتیں ہیں جن میں لوگ بہت گھاٹے میں ہیں تندرستی اور فراغت۔'' (مشکوۃ المصابیح، کتاب الرقاق، ج۳،ص۱۰۵، رقم:۵۱۵۵)

کسی نے کیا خُوب کہا ہے کہ ''سوتے ہوئے کو جگانا آسان مگر جاگے ہوئے کو جگانا مشکل ہے۔''

آپ نے بار ہا مُلاحِظہ کیا ہوگا کہ کئی لوگ اُٹھنے کے باوجود کافی دیر تک بستر نہیں چھوڑتے ، غسل خانے میں گھنٹوں نکال دیتے ، کھانا کھاتے وقت بہت زیادہ وقت لیتے ، کافی دیر آئینے کے حضور حاضری دیتے ہیں ، کہیں چائے پینے بیٹھے تو فضول ولغو گفتگو مثلاً مُلکی وسیاسی حالات ، میچوں پر تبصرے وغیرہ میں گھنٹوں وقت کا ضیاع کرتے ہیں ۔ ایسے افراد کی بھی کمی نہیں جو غِیبت ، چُغلی ، مَوسیقی ، بدگُمانی ، دِل آزاری ، تُہمت و بُہتان ، مَخلوط تفریح گاہ و ہوٹل ، ٹی وی وغیرہ پر فلمیں ڈرامے ، کھیل کود کے غیر شرعی پروگرام دیکھ کر وقت جیسی **عظیم نعمت** کو برباد کرتے اور اپنی دُنیا و آخرت کا نقصان اُٹھاتے ہیں ۔ لہٰذا ہمیں وقت کی قدر ومنزِلت کے پیشِ نظر اِسے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی خوشنودی ورِضا کے لئے اِستعمال کرنا چاہیے ۔ مگر آہ!

دِن لہو میں کھونا تُجھے ، شب صبح تک سونا تجھے

شرمِ نبی خوفِ خدا ، یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں (عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہ تعالٰی علَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)

(حدائقِ بخشش از امامِ اہلسنّت علَیہِ رَحمۃُ رَبِّ الْعِزّت)

ہمارے اَسلاف کے نزدیک وقت کی بہت اہمیّت تھی ۔ چنانچہ

صحابی کی ندامت رضی اللہ تعالٰی عنہ

رسولِ انور ، شاہِ بحر و بر ، محبوبِ ربِّ اکبر عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہ تعالٰی علَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کے جلیل القدر صحابی حضرت سَیِّدُ نا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ''میں اُس دن بہت زیادہ شرمندہ ہوتا ہوں کہ جس دن کوئی نُمایاں کام سرانجام نہیں دے پاتا اور میرے عمل میں کوئی اضافہ نہیں ہوتا۔ (قیمۃ الزمن عندالعلماء (ترجمہ وتلخیص)، ص۱۶)

حیرت انگیز حادثہ

حضرت سَیِّدُ نا ثعلب نَحْوِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کی وفات کا سبب یہ ہوا کہ آپ (رَحْمَۃُ اللہ تعالٰی عَلَیْہِ) جُمُعَہ کے دِن عصر کے بعد نکلے، ہاتھ میں ایک کتاب تھی، جسے راستے میں دیکھتے ہوئے چلے جارہے تھے کہ ایک گھوڑا اِن سے ٹکرا گیا، جس کی وجہ سے گر پڑے، سر میں شدید چوٹ آئی اِسی حالت میں اِنہیں گھر لے جایا گیا اور دوسرے دن اِن کا اِنتقال ہوگیا۔ (قیمۃ الزمن عندالعلماء (ترجمہ وتلخیص)، ص۲۴)

روٹی کے بجائے کیک نما کھانا کھاتے

حضرت سَیِّدُ نا ابنِ عقیل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْجَلِیْل اپنے کھانے کا وقت بہت معمولی رکھتے، کیک نُما سادہ کھانے کو روٹی کی نسبت اِس لئے پسند فرماتے کہ روٹی کے چبانے میں زیادہ وقت صَرف ہوتا ہے۔ (قیمۃ الزمن عندالعلماء (ترجمہ وتلخیص)، ص۳۲)

حضرت سَیِّدُ نا مُحَدِّث ابنِ جوزی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فُضُولیات ولَغْوِیات میں وقت ضائع کرنے والوں کی صُحبت سے پناہ مانگا کرتے تھے۔

(قیمۃ الزمن عندالعلماء (ترجمہ وتلخیص)، ص۳۶)

حضرت سَیِّدُ نا امام شافعی علَیہِ رَحمۃُ اللہِ الغَنِی فرماتے ہیں کہ میں نے صوفیاءِ کرام (رَحِمَھُمُ اللہ) کی صُحبت اِختیار کی۔ اُن کے دو جملوں سے بہت فائدہ حاصل کیا ایک یہ کہ ''اَلْوَقْتُ سَیفٌ فَاِنْ لَمْ تَقْطَعْهُ قَطَعَکَ یعنی وقت وہ تلوار ہے اگر تم اس سے نہ کاٹو گے تو یہ تمہیں کاٹے گا'' اور دوسرا جملہ ''نَفْسُکَ اِنْ شَغَلْتَهَا بِالْحَقِّ وَاِلَّا شَغَلَتْکَ بِالْبَاطِل یعنی اپنے نفس کو حق کے ساتھ مشغول کر، ورنہ وہ تُمہیں باطل کے ساتھ مشغول کر دے گا۔ (قیمۃ الزمن عند العلماء (ترجمہ وتلخیص)، ص ۱۵)

ہمارے عُلماءِ کرام وقت کی اہمیت کا اِحساس بیدار کرنے کے لئے سُوْرَۃُ الْعَصْر بیان کرتے ہیں چنانچہ پارہ ۳۰ میں ارشاد ہوتا ہے۔

وَالْعَصْرِ ۝ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ ۝ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۝

ترجمۂ کنز الایمان: اِس زمانہ محبوب کی قسم بے شک آدمی ضرور نقصان میں ہے مگر جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے اور ایک دوسرے کو حق کی تاکید کی اور ایک دوسرے کو صبر کی وصیت کی۔

''خزائنُ العرفان'' میں دوسری آیت کے تحت خلیفۂ اعلیٰ حضرت مفسّر قرآن، صدر الافاضل مُفتی سید محمد نعیم الدّین مُراد آبادی علَیہِ رَحمۃُ اللہِ الھَادِی فرماتے ہیں: اِس کی عُمر جو اِس کا رَأسُ الْمَال ہے اور اصل پُونجی ہے وہ ہر دم گھٹ (کم ہو) رہی ہے۔ (خزائنُ العِرفان، ص ۱۰۸۲)

اِمام فخر الدِّین رازی عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡہَادِی کا قول ہے کہ میں نے سُوۡرَۃُ الۡعَصۡر کا مطلب ایک برف فروش سے سمجھا، جو بازار میں صدا لگا رہا تھا کہ رحم کرو اُس شخص پر کہ جس کا سرمایہ گھلتا جا رہا ہے، رحم کرو اس شخص پر جس کا سرمایہ گھلتا جا رہا ہے اُس کی یہ بات سن کر میں نے کہا: یہ ہے وَالۡعَصۡرِ o اِنَّ الۡاِنۡسَانَ لَفِیۡ خُسۡرٍ o کا مطلب، عمر کہ جو زندگی انسان کو دی گئی ہے وہ بَرَف کے گُھلنے کی طرح تیزی سے گُزر رہی ہے، اِس کو اگر ضائع کیا جائے یا غَلَط کاموں میں صَرف کر دیا جائے تو اِنسان کا خسارہ ہی خسارہ ہے۔ (تفسیر الکبیر، ج ۱۱، ص ۲۷۸)

اَمیرِ اہلسُنّت دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ اور وقت کی قَدر

ہمارے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی دامت برکاتہم العالیہ کو اِنتہائی کم وقت میں بہت بڑی کامیابی نصیب ہوئی اور چار دانگِ عالَم میں آپ کی دِینی خِدمات کا شُہرہ پھیل گیا۔ اِس کی وجوہات میں ایک نُمایاں وجہ وقت کی قدر بھی ہے۔

آپ (دامت برکاتہم العالیہ) نے اپنے شب و روز کو ایک مدنی مقصد کے حُصُول کے لئے بہترین انداز میں تقسیم کیا۔ نماز، اَذکار، اوراد و وظائف، بیانات، مُطَالَعہ، روزوں کا تَسَلسُل، نوافل کی کثرت، مدنی مشورے، مَدَنی مذاکرے، سَحَری،

اِفطار، مُرِیدین و مُحِبّین و متعلقین اور علماء و صلَحاء سے مُلاقات، تحقیقی و دقیق مسائل میں مفتیانِ کرام کی معاونت و مشاورت، مکتوبات کے جوابات، مریضوں کی عیادت ، اہلِ خانہ کی ضرورت، بچوں کی مدنی تربیت، تحریری کام، سونا، جاگنا، ذِمّہ داران کی اِصلاح کے لئے مختلف تحریرات، بازپُرس، دلجوئی، حوصلہ افزائی، مُستقبل کے اہداف کا تفَکُّر اور روزمرّہ زِندگی کے بے شمار معمولات کو مختلف اوقات میں تقسیم کرکے اس پر استقامت سے عمل آپ کا طُرّہ ٔ امتیاز ہے۔

آپ کی دِینی و تنظیمی کامیابیوں اور کامرانیوں کی بہترین مثال (تادمِ تحریر) 66 ممالک میں ''دعوتِ اسلامی'' کا پیغام اور 35 سے زائد شعبوں کے قیام کے ساتھ ساتھ شہرہ ٔ آفاق عظیم و ضخیم تصنیف ''**فیضانِ سنت**''، بارہ (12) رسائل کا مجموعہ ''**نماز کے احکام**''، ''**پردے کے بارے میں سوال جواب**'' اور مختلف فقہی، قبر و آخرت، طب اور دیگر سینکڑوں موضوعات پر سینکڑوں بیانات اور مَدَنی مذاکرے اور ہزارہا صفحات پر مشتمل تحریری مواد بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہٖ

تُو فیضانِ رضا الیاس قادری
تُو ضیاء کی ضِیاء الیاس قادری

وقت کی اہمیت کو سمجھنے کے لئے امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا مُنفر د، انمول، جگمگاتا رسالہ ''اَنمول ہیرے'' کا مطالعہ فرمائیے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ضِیاعِ اوقات کے چند اُمور

{۱} بے جا ٹیلیفون (موبائل) کا اِستعمال

{۲} لوگوں سے غیر ضروری میل جول

{۳} فُضُول کلام کی عادتِ بَد

{۴} اپنے روزمَرّہ کے معمولات کا جائزہ نہ لینا

{۵} خلوت نشینی سے اِجتناب

{۶} جلد بستر نہ چھوڑنے کا مَرَض

{۷} ''پھر کبھی'' والا مزاج

{۸} اپنی ذات میں تنظیم کی کمی

{۹} اپنے جذبات پر قابو نہ ہونا

{۱۰} گِرد و پیش کے ماحول اور لوگوں کی ذہنی سَطْح کو سمجھنے کی صلاحیت کا نہ ہونا

{ ۱۱ } ہر کام کو خود ہی کرنے کا جذبۂ بے جا

{ ۱۲ } کسی سے کچھ سیکھ کر یا اوروں کے تَجرِبات سے فائدہ اٹھانے کے بجائے ہر چیز کا خود تجربہ کرنا

{ ۱۳ } مقبول بننے کا شوقِ بے جا

{ ۱۴ } طے شدہ وقت پر کام ختم نہ کرنا

{ ۱۵ } زیرِ دباؤ رہنا

{ ۱۶ } خواہ مخواہ پریشان رہنا

{ ۱۷ } وقت کی کمی کا رونا روتے رہنا وغیرہ۔

سُستی اور غَفلت (تَسَاہُل)

مدنی کاموں کی تقسیم کے بہترین اور عمدہ نتائج کے حصول میں ایک بڑی رُکاوٹ تساہل (تَ۔سا۔ہُل) یعنی سُستی وغفلت بھی ہے۔ یاد رکھئے! تساہل ایک مُوذِی (مُو۔ذی) یعنی تکلیف پہنچانے والا مرض ہے جس کا اپنی ذات سے دُور کرنا بے حد ضروری ہے۔ اِس مرض سے غیر ذمہ داری کے جراثیم پرورش پاتے ہیں، جس کے سبب سخت تنظیمی نقصان کا اندیشہ رہتا ہے۔

آپ ہی ذِمّہ دار ہیں

ایک شخص کو گھر کی نگہداشت کی ذِمّہ داری دی گئی ، وہ رات کو چولھا جلتا چھوڑ کر سو گیا۔ رات آگ نے پورے گھر کو جلا کر راکھ کر دیا۔ اب اگر وہ کہہ دے کہ میں کیا کرتا میں تو سویا ہوا تھا، مجھے کیا معلوم آگ کس طرح لگ گئی ۔ یقیناً اِس کا یہ عُذر قبول نہیں کیا جائیگا بلکہ اِس کو یہ بات باور کرائی جائیگی کہ آپ پہلے آگ بجھاتے پھر سوتے ۔ کاش! غفلت و سُستی سے چھُٹکارا نصیب ہو جائے۔ **اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُ بِکَ مِنَ الۡعِجۡزِ وَالۡکَسَل**۔ ترجمہ: اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ میں کمزوری و سُستی سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

تَوَازُن (تَ۔وا۔زُن)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ بات قابلِ غور ہے کہ **مدنی کام اور تنظیمی اِختیارات میں توازن** کا ہونا ناگُزیر ہے۔ عدمِ تواُزن کے باعِث آپ کا ماتحت عدمِ اعتماد، جلد تھکن، **معاذ اللہ** عَزَّوَجَلَّ بد دِیانتی اور پھر زبردست ناکامی کا نمونہ بن سکتا ہے لہٰذا حسبِ ضرورت وسائل و اِختیارات کا ہونا بہت اہم عمل ہے۔ اِس کے لئے آپ کا مناسب وقفے ،نرمی وشفقت ،تدبیر وحکمت سے مدنی انداز میں پُوچھ گچھ

انتہائی مفید ثابت ہوگی۔اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

حَوصلہ اَفزائی

جِن اسلامی بھائیوں میں آپ مدنی کام تقسیم کریں، وقتاً فوقتاً اِن کی حوصلہ افزائی کو اپنی عادت بنائیں۔ ہمارے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے اِسی اندازِ دلنشین کی برکت ہے کہ آج ہمیں ہر طرف ''دعوتِ اسلامی'' سے وابستہ لاکھوں اسلامی بھائی اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کے مقدّس جذبے کے تحت مصروفِ عمل نظر آرہے ہیں۔

ایک مرتبہ بیرونِ ملک دعوتِ اسلامی کے کسی ذمہ دار نے اپنی مدنی تحریک کے مفاد میں بہترین کام سرانجام دیا تو میرے شیخِ طریقت، پیکرِ علم وحکمت، امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے نا صرف خود اُن کی فون پر حوصلہ افزائی فرمائی بلکہ بعض ذِمّہ داران کو بھی ایسا کرنے کا حکم فرمایا۔ اس عمل سے نہ صرف ان کی حوصلہ افزائی ہوئی بلکہ مدنی کاموں کی رفتار میں بھی مزید اضافہ ہوگیا۔

اِعتَماد

جن اسلامی بھائیوں کو آپ نے مدنی کام سِپُرد کیا ہے۔ اُن پر اِس طرح اعتماد فرمائیں کہ آپ کے ماتحت کو بھی اِس بات کا بخوبی اندازہ ہو نیز اُنہیں باہمی

مشاورت سے فیصلہ کرنے کے بھی مواقِع دیں۔ بار بار کی مُداخِلت، تقسیم کاری میں نُقصان کا باعث بن سکتی ہے اور اِس معاملے میں اہم ترین بات یہ بھی ہے کہ اُن کی رائے سے قبل اپنی رائے یا فیصلے کا اعلان نہ فرمائیں۔ اِس صورت میں آپ اپنے اسلامی بھائیوں کی رائے سے محروم اور اُن کا اعتماد بھی مجروح کر سکتے ہیں۔

الحمد للہ عَزَّوَجَلَّ امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کو اِس معاملے میں انتہائی کامل واکمل پایا ہے۔ شیخِ طریقت دامت برکاتہم العالیہ کے ساتھ کئی مدنی مشوروں میں شرکت کی سعادت پائی تو یہ بات بخوبی دیکھی کہ آپ کسی موضوع کو بیان فرما کر سب سے پہلے اِسلامی بھائیوں کی رائے معلوم کرنے کی کوشش فرماتے اور پھر اُن کے مشوروں کے مُثبت و مَنفی پہلوؤں پر سَیر حاصِل کلام کرتے پھر عِندَ الضَّرورت اپنا عِندِیہ بیان فرماتے ہیں۔ اِس طرح ہر اسلامی بھائی کو محسوس ہوتا ہے کہ یہ مدنی کام ہمارے مشورے سے شروع ہوا ہے اور یوں اِعتماد کی فضا قائم ہو جاتی ہے۔

آپکا تعاون

جو مدنی کام آپ نے سپُرد کیا ہے، ہوسکتا ہے کہ اسلامی بھائیوں کو اِس معاملے میں آپ کی ابتداءً بہت زیادہ مُشاورت کی حاجت رہے، لہٰذا اگر آپ نے

وقت نہ دیا تو ممکن ہے کہ وہ دل بَرداشتہ ہوجائیں یا کوئی بہت بڑی غَلَطی کربیٹھیں۔ اِس لئے آپ کوکئی بڑی پریشانیوں سے بچنے کے لئے اپنے ماتحت اسلامی بھائیوں کو **بآسانی دَستیاب** ہونا پڑیگا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں شُورٰی وکابینات ومجالس کے ابتدائی ایّام یاد ہیں۔جن میں امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے اپنی گُوناگُوں (گُو۔نا۔گُوں) مصروفیات کوترک کرکے ہمیں مسلسل مدنی مشوروں سے نوازا۔رات دن آپ نے اپنے تَجرِبات اورمشوروں کومنتقل کرنے میں صرف کردیئے اورآج بھی اہم ترین اُمُور میں آپ کی دستیابی اَظْھَرُ مِنَ الشَّمْس (یعنی سورج سے زیادہ روشن) ہے۔یقیناً امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ تقسیم کاری اوراُس کے تقاضوں کوسمجھنے اور پورا کرنے میں اپنی مثال آپ ہیں۔

اب میری نگاہوں میں جچتا نہیں کوئی
جیسے میرے عطّار ہیں ایسا نہیں کوئی

تَجرِبَہ بھی ہوجاتا ھے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ ضروری نہیں کہ ابتداءً ہی آپ کوآپ کے

معیار کے اسلامی بھائی مل جائیں، آپ کی نرمی، محبت وشفقت و مدنی تربیت اور اُن کی اِطاعت وصلاحیت و دُھن ایک نہ ایک دِن انہیں نہ صرف تَجرِبہ کار بلکہ معیار کی طرف بھی لے آئے گی۔ اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ

آسان وضاحت

مدنی کاموں کی تقسیم کا انداز اِس قدر واضح اور آسان ہو کہ آپ کے اسلامی بھائیوں کو اِن اُمُور کی اَنجام دہی کے لئے بار بار آپکی بارگاہ میں حاضری نہ دینی پڑے۔ اگر ایسا نہ ہوا تو آپ پہلے ہی کی طرح مصروف اور آہستہ آہستہ اِس کام میں اِس قدر شامل ہو جائیں گے کہ بِلا واسِطہ وہ کام آپ ہی کے سر آجائیں گے۔ لہٰذا نہایت ہی واضح، آسان و مؤثر انداز میں مدنی کام تقسیم کریں۔

آپ جن اسلامی بھائیوں کو جس شعبے کی ذمہ داری سِپُرد کر رہے ہیں، اُن کی اُس شعبے سے متعلق کیا معلومات ہیں، کیا تربیت ہے، اِسے کنفرم کریں کیونکہ اگر آپ یہ خیال کریں کہ اس کام کے حوالے سے آپ کی اور اُن کی ذہنی سطح برابر ہے تو یہ شاید غَلَط فہمی ہوگی۔ آپ کو اُن کی تفہیم کے لئے ابتدائی نکتے سے مدنی تربیت کا آغاز کرنا ہوگا نیز جو مدنی نتائج مطلوب ہیں، اُن کی واضح لفظوں میں وضاحت

فرمائیں مثلاً اہداف اور اِس کی مدّتِ تکمیل ،طریقِ کار و اختیارات اور کن کن مدنی کاموں کا کب کب کرنا ضروری ہے اور اِس کی کارکردگی ماتحتوں سے لینے اور نگران کو پیش کرنے کا طریقِ کار کیا ہوگا؟ پھر اِن کی زبانی اِن تمام باتوں کو سُن بھی لیں تاکہ جو کچھ کمی ہو وہ ہاتھوں ہاتھ پوری ہو سکے۔

فوائد کے بجائے نُقصانات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً مدنی کاموں کو تقسیم کرنے میں فوائد ہی فوائد ہیں لیکن بعض اُمُور ایسے بھی ہیں جن کا اِرتِکاب فوائد کے بجائے نقصانات کی طرف دھکیل سکتا ہے مَثَلاً

(۱) کسی کو اُس کی طاقت وہمّت سے زیادہ کام دینا۔

(۲) مدنی مشوروں کا نہ ہونا یا عرصہ دُراز کے بعد ہونے کے نتیجے میں پُوچھ گچھ کے نظام کا کمزور ہونا۔

(۳) اپنے اسلامی بھائی پر بے جا تنقید ،نکتہ چینی اور دِل آزاری کرنے والا رَوَیّہ اِختیار کرنا۔

(۴) اہداف، اِس کی مُدّتِ تکمیل اور صلاحیتوں کو مدِّ نظر رکھے بِغیر تقسیم کاری

کرنا۔

(۵)　اپنے مدنی مشوروں میں کسی ذمہ دار کی غَلَطی کو ہدف بنا کر بار بار اُس کو شرمندہ کرنا۔

(۶)　پُوچھ گُچھ اور مدنی تربیت جیسے اہم مدنی کام کو کسی غیر تربیت یافتہ کے ہاتھ میں دے دینا۔

(۷)　اپنے ماتحت ذِمّہ دار سے اِنْفِرادی یا اجتماعی مُلاقات میں بد اَخلاقی کا مُظاہرہ کرنا۔

تقسیم کاری کی مضبوطی کا بہترین ذریعہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رہے! کہ بداَخلاقی تقسیم کاری کے **عملِ خیر** کو **شدید نقصان** پہنچاتی ہے۔ یہ بات آپ بخوبی جانتے ہوں گے کہ دینِ اسلام کے عروج و ترقی اور ترویج و اشاعت میں حُسنِ اَخلاق کی بہاریں شامل ہیں۔ ہمارے پیارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے، شبِ اسریٰ کے دُولہا صَلَّی اللہ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اپنے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے ساتھ ایسا شفقت و محبت بھرا مبارک رَویہ تھا کہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نہایت چاہت واُلفت ورغبت کے ساتھ آقا صَلَّی اللہ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سونپے ہوئے کام بڑھ چڑھ کر بہتر سے بہتر انداز

میں کرگزرنے کے لئے ہر وقت بیقرار رہتے۔ لہٰذا حُسنِ اَخلاق کا اِختیار کرنا، تقسیم کاری کے عمل کو مضبوط کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ اِس کی اہمیت کے پیشِ نظر ثواب کی نیت سے چند آیات وروایات وحِکایات پیش خدمت ہیں۔

سَرکارِ والاتبار، شہنشاہِ اَبرار، مَکّے مدینے کے سَردار بعطائے پَروَردگار دوعالَم کے مالِک ومُختار عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اخلاقِ کریمہ کی تعریف وتوصیف کرتے ہوئے قرآنِ پاک پارہ ۲۹ سُورَۂ قَلَم آیت نمبر ۴ میں ارشاد ہوتا ہے:

وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیۡمٍ ○ ترجمۂ کنزالایمان: اور بے شک تمہاری خُو بُو (خُلق) بڑی شان کی ہے

اس آیتِ مبارکہ کے تحت ''**خزائن العرفان**'' میں ہے کہ اُمُّ المُؤمِنِین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے دریافت کیا گیا تو آپ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے فرمایا ''**سَیِّدِ دو عالَم، نُورِ مُجسّم، سَراپا جُود و کَرم** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا **خُلق قرآن ہے**۔''

تیرے خُلق کو حق نے عظیم کہا تری خِلق کو حق نے جمیل کیا
کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہوگا شہا تیرے خالقِ حُسن و اَدا کی قسم

(حدائقِ بخشش از امامِ اہلسنّت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت)

اِس قدر اعلیٰ ترین اَخلاق کے مالک ہونے کے باوجود سرکار صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یہ دُعا فرمایا کرتے۔ اَللّٰھُمَّ أَحْسَنْتَ خَلْقِیْ فَأَحْسِنْ خُلُقِیْ **ترجمہ**: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تُو نے میری صُورت تو اچھی بنائی ہے میرے اَخلاق بھی اچھے کر دے۔

(المسند لامام احمد بن حنبل،مسند عبداللہ بن مسعود،الحدیث ۳۸۲۳،ج ۲،ص ٦٦)

مقصدِ بِعْثَت

رَحْمَتِ عَالَم،نُورِ مُجَسّم،رَسُولِ مُکَرّم،سَراپَا جُود و کَرم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے مَکَارِمِ اَخلاق ومحاسنِ اَفْعال کی تکمیل کے لئے مبعوث فرمایا ہے۔

(المعجم الاوسط،الحدیث ٦٨٩٥،ج ٥،ص ١٥٣)

نیکی حُسنِ اخلاق کا نام ھے

رحمتِ عالم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ارشاد فرماتے ہیں کہ ''اَلْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ یعنی نیکی،حُسنِ اَخلاق کا نام ہے۔

(صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ والادب،باب تفسیر البر والاثم،الحدیث ۲۵۵۳،ص ۱۳۸۲)

اخلاقِ حسنہ

اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن پاک میں اپنے محبوب، دانائے غیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ کے اُن اَخلاقِ حسنہ کا بیان فرماتا ہے کہ جن کی بدولت خصوصیت کے ساتھ صحابۂ کرام علیہم الرضوان، آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ کے قریب رہنا اور اِرشاداتِ عالیہ پر عمل کرنا پسند کرتے تھے چنانچہ پارہ ۴ سُوْرَۃُ اٰلِ عمران آیت نمبر ۱۵۹ میں ارشاد ہوتا ہے:

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ ۪

ترجمۂ کنز الایمان: تو کیسی کچھ اللہ کی مہربانی ہے کہ اے محبوب تم ان کے لئے نرم دل ہوئے اور اگر تندمزاج سخت دل ہوتے تو وہ ضرور تمہارے گرد سے پریشان ہوجاتے۔

اس آیتِ کریمہ سے اندازہ لگایئے کہ اگر ہم اسلامی بھائیوں کے ساتھ بدسُلوکی و بداَخلاقی، بات بات پران کی تَضْحِیک وتَذْلیل کریں، مشورہ لیں اورنہ ہی حوصلہ افزائی کریں تو ماتحت اسلامی بھائی کس طرح مدنی کاموں کو دُھن کے ساتھ کر سکے گا۔

سیدی اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت، مجدد دِین وملّت، پروانۂ شمعِ رِسالت، عاشقِ ماہِ نبوت، باعثِ خیر و برکت الحاج، الحافظ، القاری، الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن ''حدائقِ بخشش'' شریف میں کیا خوب فرماتے ہیں۔

دُشمنوں کی آنکھ میں بھی پُھول تم
دوستوں کی بھی نظر میں خار ہم

ہَلکی پُھلکی عبادت

رحمت والے آقا، مکے مدینے والے مصطفٰی، سب کے حاجت روا و مُشکل کُشا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ دِلکُشا ہے: ''کیا میں تُمہیں آسان ترین اور جِسم کے لئے ہلکی پھلکی عِبادت نہ بتاؤں؟ وہ ہے ''**خاموشی اور حُسنِ خُلق**۔''

(الصمت لابن ابی دنیا، الحدیث ۲۷، ج ۷، ص ۴۷)

اللہ عزَّوَجلَّ کا محبوب بندہ

ایک روایت میں یوں ہے کہ سرکار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں عرض کی گئی کہ یارسول اللہ عزَّوَجلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم بندوں میں اللہ تعالٰی کو سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟ ارشاد فرمایا ''**جو اَخلاق میں سب سے اچّھے ہوں**''۔

(صحیح ابن حبان، الحدیث ۴۸۶، ج ۱، ص ۳۵۲)

دُعائے مُصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

رحمتِ عالم، نبی مُکرّم، حبیبِ ربِّ اکرم عَزَّ وَجَلَّ وصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یہ دُعا فرمایا کرتے۔ ''اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَ سُوْٓءِ الْاَخْلَاقِ ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ میں تیری پناہ مانگتا ہوں مُنافرت (لوگوں سے نفرت کرنا)، مُنافقت سے اور بُرے اخلاق سے۔''

(سنن ابی داؤد کتاب الوتر، باب فی الاستعاذۃ، الحدیث ۱۵۴۶، ج۲، ص ۱۳۰)

ساری بھلائیاں اور ساری بُرائیاں

اِن آیات واحادیث کی وضاحت سے اندازہ لگایئے کہ ساری کی ساری بھلائیاں حُسنِ اخلاق میں اور ساری کی ساری بُرائیاں بداَخلاقی میں پوشیدہ ہیں۔ جس طرح حُسنِ اَخلاق کے ذریعے لوگوں کے دلوں میں محبت پیدا ہوتی اور عزت ملتی ہے اِسی طرح بداَخلاقی لوگوں کی نظر سے گراتی اور بے عزّت کراتی ہے۔ اب جو (نادان) ذمہ دار ماتحت کی نظروں میں گر جائے تو وہ بھلا کِس طرح تقسیم کاری کے بھرپور مدنی نتائج حاصل کرسکے گا۔ لہٰذا نگران وذمہ دار کو ہر اُس عادت سے اِجتناب کرنا چاہیئے کہ جس سے اُس کے ماتحت اسلامی بھائیوں میں مُنافرت (مُ۔نا۔فَ۔رَت) یعنی نفرت پھیلے اور وہ دُور بھاگیں یا اُس کی بات محض منصب اور

دُنیوی اَغْراض ومقاصِد کے حُصُول کے لئے مانیں۔ اگرایسا ہواتو ہم ’’دعوتِ اسلامی‘‘ کے مدنی کاموں کی رُوحانی برکات سے محروم اور اِستقامت کھو سکتے ہیں۔

اے کاش! ہمیں فرائض و واجبات وسُنَن ومُستحبات کے ساتھ ساتھ حُسنِ اخلاق کی برکات اورزبان کا زبردست قُفلِ مدینہ نصیب ہوجائے۔ہم سَنجیدہ اور باوقار بن کر اسلامی بھائیوں میں مدنی کاموں کی تقسیم اور اِس کے تقاضوں کو بجالائیں تو دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کی ترقیوں کی وہ مدنی بہاریں دیکھنا نصیب ہوں گی کہ ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوجائیں گی۔اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

رَفتار کا، گُفتار کا، کِردار کا دے دے
ہر عُضْو کا دے مجھ کو خُدا قُفلِ مدینہ(عَزَّوَجَلَّ)

(ارمُغانِ مدینہ ازامیرِ اہلسُنّت دامت برکاتہم العالیہ)

تقسیم کاری کا عمل حُسنِ اَخلاق کے بِغیر کامل نہ ہوگا

تقسیم کاری کے عمل کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کا ایک تقاضا یہ بھی ہے کہ جِسے مدنی کام سُپرد کیا جارہا ہے اُس کو نہ صرف اُس مدنی کام بلکہ اُس تقسیم کرنے والے سے بھی پیار اور محبت ہو اور یقیناً یہ حُسنِ اخلاق کے بِغیر ممکن نہیں۔آہ! کاش! ایسا کرم ہو کہ ہمیں خُلقِ عظیم سے حصّہ نصیب ہوجائے۔

تِرا خُلق سب سے اعلیٰ   تِرا حُسن سب سے پیارا
فِدا تجھ پہ سب زمانہ مدنی مدینے والے (صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وَاٰلہٖ وسلّم)

اے حبیب ربِّ باری   ہے گُنہ کا بوجھ بھاری
تُمہیں حشر میں چُھڑانا مدنی مدینے والے (صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وَاٰلہٖ وسلّم)

میں اگرچہ ہوں کمینہ   تِرا ہوں شہہِ مدینہ
مجھے سینے سے لگانا مدنی مدینے والے (صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وَاٰلہٖ وسلّم)

یہ مریض مر رہا ہے   تِرے ہاتھ میں شفاء ہے
اے طبیب! جلد آنا مدنی مدینے والے (صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وَاٰلہٖ وسلّم)

میری عادتیں ہوں بہتر   بنوں سُنتوں کا پیکر
مجھے متقی بنانا مدنی مدینے والے (صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وَاٰلہٖ وسلّم)

تِری سُنتوں پہ چل کر   مری روح جب نکل کر
چلے تم گلے لگانا مدنی مدینے والے (صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وَاٰلہٖ وسلّم)

یہ کرم بڑا کرم ہے   تِرے ہاتھ میں بھرم ہے
سرِ حشر بخشوانا مدنی مدینے والے (صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وَاٰلہٖ وسلّم)

(مُغیلانِ مدینہ از امیر اہلسنّت (دامت برکاتہم العالیہ)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب   صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

بُلَند حوصلہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ میں یہ حوصلہ ہونا چاہیے کہ آپ کا ماتحت اگر کوئی غَلَطی کر بیٹھے تو اُسے نظر انداز کر دیں یا پھر اُس پر ڈالنے کے بجائے اپنے اوپر لے لیں۔ اگر اپنے اندر اِس طرح کا حوصلہ پیدا کیا تو آپ دیکھیں گے کہ آپ ہر دِلعزیز بن جائینگے اور ماتحت اسلامی بھائی خود اعتمادی پا کر از خود اَغْلاط سے احتراز کرنے لگیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ

امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کا یہ اِرشاد اپنی گرہ سے باندھ لیجئے ''جو کار سڑک پر چلتی ہے اُسی کو حادِثہ پیش آتا ہے۔ جو گھوڑا دوڑتا ہے وہی گِرتا ہے''، ''اِسی طرح جو کام کرتا ہے وُہی غَلَطی کرتا ہے۔'' آپ شفقت بھرا نرم انداز ہی رکھئے۔

بقاء کے انمول موتی

اگر آپ واقعی اسلامی بھائیوں سے مدنی فوائد حاصل کرنے کے خواہاں ہیں۔ اُن کی صلاحیتوں کا جائزہ اور مدنی مرکز کے سُنہری اُصُولوں کے مطابق اُن کی مدنی تربیت کرنا چاہتے ہیں تو اپنی شخصیت کے خول سے باہر نکل کر مدنی کاموں کی غَرض وغَایت کے پیشِ نظر اُن کے ساتھ مَدَنی مرکز کے دیئے ہوئے جدول کے

مُطابق وقت گزاریں۔ اُن سے تنظیمی اُمور پر سُوالات کریں اور اُن کے مسائل سُنیں اگرچہ اِس عمل میں انتہائی نَفس کُشی اور مَشقَّت بھی ہے لیکن موتی بھی اُسی غوطہ خُور کو ملتے ہیں جو سَمُندر کی تہہ میں جاتا ہے۔ میرے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسُنّت دامت برکاتہم العالیہ کے ایک مکتوب کا اِقتِباس (اِق۔تِ۔باس) پیشِ خدمت ہے۔

فرماتے ہیں ''نایاب موتی غَوّاص (غو۔واص) یعنی غوطہ خور ہی کو ملتے ہیں، سطحِ آب پر اُبھرتے ہوئے نُمائشی بُلبُلوں کے صِرف نظّارے سے کچھ حاصل نہیں ہوتا، آپ گہرائی میں جائینگے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کی بقاء کے انمول موتی بھی پائیں گے۔ (از مکتوب امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ)

اپنے ذِمّے بھی کام رکھنے ہوتے ہیں

میرے وہ اسلامی بھائی! جن کے ذِمّے شورٰی و کابینات کی رُکنیت کی اہم ذمہ داری ہے، اِس بات کو سمجھنے کی کوشش فرمائیں کہ آپ جو مدنی کام تقسیم کرنا چاہتے ہیں اور اِس کے لئے کوئی مُناسب اِسلامی بھائی نظر بھی نہیں آرہا تو اِس کو فی الحال اپنے ذِمّے ہی رکھیں۔ کیونکہ اگر وکیل کو ڈاکٹری سونپ دیں تو نتیجہ آپ خود سمجھ سکتے ہیں لہٰذا صرف اپنا بوجھ کم کرکے دوسروں کے کاندھے پر وزن ڈال دینے کا نام تقسیم کاری نہیں بلکہ یہ تو ایک مطلوب کا حُصُول ہے۔

مدنی اُصُولوں کی مُحافظَت

مدنی تحریک کے مَدَ نی اُصُولوں کی مُحافِظت آپ ہی کی ذِمّہ داری ہے۔ ہر ایک کوتبدیلی کا اِختیارنہیں دیا جاسکتا۔ **اُصُول وضَوابِط کی پاسداری** کسی بھی تحریک یا اِدارے کے لئے انتہائی اَہمیت کی حامِل ہوتی ہے لِہٰذا اِس کی محافظت بھی اِنتہائی اہم ہے۔ اُصُول سے متعلق امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے ایک مکتوب کا اِقتباس (اق۔ تِ۔ باس) پیش کرتا ہوں۔

چنانچہ فرماتے ہیں ''دعوتِ اسلامی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے لئے میدانِ عمل میں آئی ہے اور رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ پانے کے لئے قِلّت و کثرت کی کوئی حیثیت نہیں۔ زَہے قِسمت! اِخلاص واَخلاق اور صلاح وتقوٰی کی دُرُستی مُیسر آجائے یہی نورانِ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ مایوسیوں کی تاریکیوں اور وَحشتوں کی اندھیریوں کا جِگر چاک اور مُخالِفت کے کوہِ مِحَن (یعنی غم کے پہاڑ) کو پاش پاش کر کے رکھ دے گا۔ کاش! ہماری نظر ''اَسباب'' کے بجائے خالقِ اَسباب پر جمی رہے۔ **اُصُولوں** پر جما رہنا اور اپنے ضمیر کا سودا نہ کرنا ہی ہمارے اَسلاف رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن کا وتیرہ (شیوہ) رہا ہے۔'' (از مکتوبِ امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ)

جن اسلامی بھائیوں کو آپ نے براہِ راست مدنی کام تقسیم کیے ہیں اُن کے حوصلے بلند رکھنا بھی آپ کی ذمہ داری ہے۔ اِس کام کو کسی اسلامی بھائی کے سپُرد نہ کریں۔

اَھَم اُمُور

ہمیں ہمارا مدنی مرکز بعض ایسے اہم وحسّاس مدنی کام سپُرد کرتا ہے کہ وہ ہمی کو کرنا مُناسِب ہوتے ہیں۔ اِن اَہم ترین مُعاملات کو تفویض (سپُرد) کرنے سے نہ صرف مدنی مرکز کا اعتماد مجروح بلکہ ''**دعوتِ اسلامی**'' کو بھی نا قابلِ تلافی نُقصان کا اندیشہ ہے۔ بالخصوص ہمارے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ سے براہِ راست ملنے والے **مُبارک کام** کو تو اِنتہائی سعادت مندی تَصَوُّر کرتے ہوئے، اُن کی تُوقعات سے بڑھ کر اور بہتر انداز سے کر کے اُن کے دریافت کرنے سے قبل ہی اگر ممکن ہو تو کارکردگی بنفسِ نفیس حاضر ہو کر پیش کرنا، دُنیا و آخرت کی کامرانیاں سمیٹنے کے مترادف ہے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہمیں توفیق نصیب کرے اور اگر تفویض کیے ہوئے کام میں دُشواری پیش آئے تو فوراً سے پیش تر حاضری دے کر اُس کے حل کی صورت نکالیں ورنہ اگر خدانخواستہ مدنی کام نہ ہوا یا تاخیر کا شکار ہوا تو کہیں بربادی

ہمارا مقدر نہ بن جائے۔ آہ!

سدا پیرو مُرشِد رہیں مجھ سے راضی
کبھی بھی نہ ہوں یہ خفا یا الٰہی (عَزَّوَجَلَّ)

(وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعۡلَمُ وَرَسُوۡلُہٗ اَعۡلَم عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہ تعالٰی علیہ وَسلّم)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَہم ذِمّہ داریاں

آپ کی اہم ذِمّہ داری کی وجہ سے جن اسلامی بھائیوں کا براہِ راست آپ سے تعلق ہے، اُن کی فرداً فرداً کارکردگی لینا، براہِ راست مُعاونت کرنا اور اُن کے سپُرد کیے گئے مدنی کاموں کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے یاد دِہانی اور مُناسب وقفے سے پوچھ گچھ (Follow up) کرنا، آپ کی اہم ذمہ داری ہے، اِس کا تفویض کرنا بھی کسی صورت مناسب نہیں۔

حَوصلہ شِکنی کی نُحُوسَت

کسی ماہرِ نفسیات کا کہنا ہے کہ میں ایک ایسے شخص کو جانتا ہوں جو نہایت شاندار کام سر انجام دے سکتا تھا لیکن وہ زندگی بھر کوئی نمایاں کام محض اِس وجہ سے نہ

کرسکا کہ جب وہ بچہ تھا تو بار بار اُس کی حوصلہ شکنی کی جاتی اور اُسے بے وُقوف ہو، اَحمق ہو، کی آوازوں سے واسِطہ پڑتا رہتا تھا۔ اُس کا بیان ہے کہ جب کوئی اہم کام اُسے ملتا تو اُس کی کمزوری کی تصویر اُس کے ذِہن کے پردے پر کھنچ جاتی اور یوں وہ محسوس کرتا کہ وہ اِس کی اہلیت وقابلیت نہیں رکھتا۔ اِس طرح **حوصلہ شکنی کی نُحُوست** کے سبب وہ اپنی زندگی میں کوئی نُمایاں کام نہ کرسکا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! وہ نادان ذِمّہ داران جو اپنے ماتحتوں کی حوصلہ افزائی کے بجائے حوصلہ شکنی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ اُن کے لیے لمحۂ فکریہ ہے کہ اِس طرح نہ صرف اِسلامی بھائیوں کی صلاحیتیں ضائِع ہوتیں بلکہ تقسیم کاری کا عمل بھی بے حد متاثر ہوتا ہے۔ ظاہر ہے کہ جب کسی اسلامی بھائی کی **خود اِعتمادی کا چراغ بُجھ** جائیگا تو وہ کس طرح آپ کے سِپُرد کئے ہوئے مدنی کاموں کو بحُسن وخُوبی بروقت سر اَنجام دے سکے گا۔ لہٰذا اسلامی بھائیوں کی حوصلہ افزائی اس طرح کریں کہ وہ خود اِعتِمادی پاکر آپ کے دیئے ہوئے مَدَنی کاموں کو خُوب عُمدگی سے بجالاسکیں۔

خُود اِعتِمادی کی فضا

ساحلِ سَمُندر پر ایک جھونپڑا واقع تھا اور غُروبِ آفتاب کا وقت تھا۔ غروب ہوتے ہوئے سُورج نے اندھیرے میں ڈوبتی ہوئی دُنیا سے پوچھا ''ہے کوئی میری جگہ لے سکے؟'' اِس سنّاٹے میں جھونپڑی کے اندر جلتے ہوئے چراغ نے کہا ''ہاں میں کوشش کرونگا۔''

یاد رہے! اگر آپ واقِعی اسلامی بھائیوں کی صلاحیتوں سے فائدہ اُٹھانا اور اُن کے اندر خُود اِعتمادی پیدا کرنا چاہتے ہیں تو اُن کی شخصیت کو اُجاگر کرنے اور پوشیدہ صلاحیتوں کے دروازے کھٹکھٹانے کی کوشِش کرتے رہیں۔ اِس سلسلے میں اِن کی عدَم موجودگی میں بھی اِن کی جائز تعریف کریں۔ **کامیاب نگران اپنی نُمایاں کارکردگی کا سہرا اپنے ماتحت کے سر باندھتا ہے۔**

میرے عظیم قائد، رہنما، رہبر، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کا وَتیرَہ (وَ۔تی۔رَہ) یعنی شیوہ ہے کہ آپ اِسلامی بھائیوں کی حوصلہ افزائی کے لئے ہردم تیار رہتے ہیں کوئی اسلامی بھائی کیسی ہی پریشانی لئے حاضر ہو، آپ چند کلماتِ حکیمانہ کے ذریعے اُس کو خُود اِعتمادی کا پہاڑ بنادیتے ہیں۔ آپ کا یہ جُملہ بارہا سُنا

ہے کہ ''آپ سمجھدار ہیں، آپ خود کرلیں گے'' بعض اوقات فرماتے ہیں ''آپ خود کرلیں اگر نہ ہو تو میں حاضر ہوں'' اس طرح سُننے والے کو حوصلہ ملتا اور جب یہ محسوس کرتا ہے کہ میرے بڑوں کو مجھ پر اِعتماد ہے تو وہ اُس مدنی کام کو بہتر انداز پر کرنے کے لئے جان لڑا دیتا ہے۔

ایسا بھی ہوا کہ کوئی اسلامی بھائی مَدَنی کام کی اَنجام دَہی میں غَلَطی کر گیا۔ لیکن میرے آقا، شیخِ طریقت دامت برکاتہم العالیہ نے وہاں بھی حوصلہ اَفزائی کی ایسی مثالیں قائم فرمائیں کہ ان مَناظِر کو دیکھ کر آنکھیں اشکبار ہوگئیں۔ آپ بارہا فرماتے ہیں ''جو گاڑی سڑک پر چلتی ہے اُسی کو حادِثہ پیش آتا ہے''۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صَلَاحِیتوں کے مُطابِق تقسیم

حضرت سَیِّدُنا فاروقِ اَعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کام کرنے کا انداز یقیناً کامِل واَکمل تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دیئے ہوئے اُصولوں پر عمل آج بھی جاری ہے، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ''کسی ایسے شخص کو کوئی ایسا کام سِپُرد نہ کیا جائے کہ جس کے کرنے کی اُسے رَغبت نہ ہو اور جس کے بارے میں وہ پوری طرح مطمئن نہ ہو (سِوائے مجبوری کے) تاکہ کارکردگی بہتر ہو''

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تقسیم کاری کے عمل کو بہتر بنانے اور اِس سے بہتر نتائج حاصل کرنے کے لئے ایک اور اہم **تقاضا** یہ بھی ہے کہ صلاحیتوں کے مُطابِق تقسیم کی جائے۔ یعنی اسلامی بھائیوں کی دِلچسپی، تجرِبات اور قابِلیت کے مُطابِق انہیں مَدَنی کام سِپُرد کیا جائے۔ تاکہ مدنی نتائج کی بہتری کے ساتھ ساتھ اُس کی تنظیمی صلاحیتوں کو بھی مدنی نکھار نصیب ہو۔

نہر کا بہاؤ

ایک نہر تیزی سے بہتے ہوئے قُرب و جوار کی بستیوں میں تباہی مچا رہی تھی۔ بستی والوں کو اس بات کا یقین ہو گیا کہ اگر بہاؤ کا یہی حال رہا تو سب برباد ہو جائیں گے۔ اِس مسئلے کو حل کرنے کے لئے بستی میں تین گروہ ہو گئے۔ پہلے گروہ نے اپنی تمام تر قوت اور اسباب پانی کے بہاؤ کو روکنے میں صرف کر دیئے مگر کامیابی حاصل نہ ہو سکی کیونکہ یہ پانی کو ایک جگہ سے روکتے تو وہ دوسری طرف سے بہہ نکلتا، پریشر کے سبب مزید تباہی بڑھتی۔

دوسرے گروہ نے یہ طے کیا کہ اس کا سرچشمہ (منبع) تلاش کیا جائے تاکہ اُسے بند کرنے سے اِس نہر کا زور کم ہو اور نُقصان سے محفوظ رہا جا سکے۔ سرچشمہ تو

مل گیا مگر ایک سوتا (نکاس) بند کیا جاتا تو دُوسرے سوتے (یعنی نکاس) سے پانی خارج ہونے لگتا اور یوں نہر کی تباہ کاریوں کا سلسلہ جاری رہا۔

تیسرے گروہ کا مَدَنی ذِہن بنا ہوا تھا، اُس نے دونوں گروہوں سے عبرت حاصل کی، نہر کو روکنے کی کوشش کی نہ سوتے بند کئے بلکہ انہوں نے اُس نہر کے بہاؤ کو حسبِ منشاء راہ پر لگا کر اُس کا رُخ بنجر زمینوں اور قابلِ زراعت کھیتوں کی جانب پھیر دیا اور جگہ جگہ ضرورت کے لئے پانی کے تالاب بنا دیئے نتیجہ یہ نکلا کہ ساری زمین سبزہ زار بنی اور ہر طرف ہریالی ہی ہریالی آ گئی۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اسی طرح ہمیں بھی اسلامی بھائیوں کو اُن کی قابلیت و اہلیّت اور دِلچسپی کے بہاؤ کو دیکھتے ہوئے تدَبُّر اور حِکمت کے ساتھ مَدَنی کام سِپُرد کرنے چاہئیں۔ چنانچہ منقول ہے: ''لِکُلِّ فَنٍّ رِجَالٌ یعنی ہر فن کے مرد ہوتے ہیں۔''

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم کے ۱۹ حروف کی نسبت سے ۱۹ مَدَنی پھول

(۱) مُشکلات اِنسان کو تباہ کرنے کے لئے نہیں بلکہ بنانے کے لئے آتی ہیں۔

(۲) مسائل میں اُلجھنے اور خوفزدہ ہونے کے بجائے اُن کے **حل** کے لئے وسائل کو بہتر طور پر استعمال کیجئے۔

(۳) **وقت** ایک نِعْمت ہے جو ہر اِنسان کو برابر، برابر دی گئی ہے۔

(۴) **بڑا آدمی** وہ ہے جو اپنا سارا وقت ضروری کاموں میں صرف کرے۔

(۵) **کوشِش** ہماری مَتاع (سرمایہ) ہے۔

(۶) **ہِمّت** ہارنا اپنی ڈِکشنری سے نکال دیں۔ (امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ)

(۷) مُشکل کاموں سے جی چُرانے کے بجائے **چیلنجز** کو قبول کریں۔

(۸) **یکسوئی** کے تصّور کو سمجھئے اور حاصل کرنے کی کوشش کیجئے۔

(۹) ناکامی سے مایوس نہ ہوں۔ مشہور فاتح تیمور لنگ چیونٹی کی بار بار ناکامی کی بدولت **کامیابی** کے **راز** سے آشنا ہوا تھا۔

(۱۰) کمرۂ امتحان میں جو کام ہم تین (3) گھنٹے میں کر لیتے ہیں وہ عام طور پر تین (3) دن میں بھی مشکل ہے اس کی وجہ وقت کی تعیین (تع۔یین) یعنی مخصوص کرنا

ہے۔

(۱۱) ہر کام کے لئے وقت کی حدود مُعَیَّن (مُ۔عی۔یَن) یعنی مقرر کیجئے۔

(۱۲) کسی چھوٹی سی کامیابی کے بعد خرگوش کی طرح مت ہو جایئے ورنہ کچھوا اپنے عملِ مسلسل سے آگے نکل جائے گا۔

(۱۳) جو کام بھی کریں اس میں توازُن، تَواتُر اور تَسلسُل ضرور برقرار رکھیں۔

(۱۴) تَسَاہُل (غفلت وسُستی) ایک بیماری اور اِنتہائی نُقصان دہ نشہ ہے۔

(۱۵) تَساہُل، سُست روی، اور تاخیر اور ''پھر کبھی'' ہمارے دشمن ہیں۔

(۱۶) ذِمّہ دار کی شخصیت کا غیر منظّم ہونا بھی مُعاملات میں اُلجھاؤ اور فیصلوں میں تاخیر کا باعِث ہوتا ہے۔

(۱۷) اپنے پرائم ٹائم (خصوصی اوقات) میں اپنے پرائم کام (خصوصی کاموں) کا تعین کیجئے۔

(۱۸) ''کل کریں گے'' یہ ایک دھوکا ہے۔

(۱۹) پیر پر اِعتراض، مُرید کی صَلاحیتوں کا دُشمن ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَفرادی قُوت کا سَمُندَر

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ ہمارے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی دامت برکاتہم العالیہ کی شب و روز کی کمائی کا ثمرہ ہے کہ اِس وقت دعوتِ اسلامی میں افرادی قوت کی کوئی کمی نہیں اور مُحبین کا تو شُمار ہی نہیں۔ شعبۂ زندگی کے کم و بیش ہر طبقے کا فرد دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہے اور ان میں ایک بہت بڑی تعداد کو امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ سے بیعت کی سعادت بھی حاصل ہے۔ اب ضرورت اِس اَمر کی ہے کہ صلاحیتوں کے مطابق مدنی کام کی تقسیم عمل میں لائی جائے اور پھر اِس کے تقاضوں کو پورا بھی کیا جائے۔ آج ہمارے اِنتہائی اہم ترین ذمہ دار مدنی کاموں میں اِس قدر مصروف ہوگئے ہیں کہ اب اِنہیں مدنی تحریک کے دُوررس مُعاملات پر غور کرنے اور بہتر سے بہتر حِکمتِ عملی اپنانے اور جو مدنی کام ہمارے سپُرد ہیں، اُن کی کارکردگی کا بغور جائزہ لیکر اِن میں مزید بہتری پیدا کرنے یا کمزوریوں کو دور کرنے نیز مدنی مرکز کے جدول پر کَمَاحَقُّہٗ عمل کرنے کا خاطر خواہ وقت نہیں ملتا۔ ہمیں چاہئے کہ ہم اس عظیم افرادی قوت کو کام میں لائیں، اِن کی مدنی تربیت کریں، اِن میں مدنی کام تقسیم کریں۔ یقیناً ہم سب کام خود نہیں کر سکتے البتہ جو کام خود ہی کرنے کے ہیں یا

جن کا تقسیم کرنا ''**دعوتِ اسلامی**'' کے لئے نقصان کا باعث ہوسکتا ہے وہ خود ہی کرنا ہوں گے تا کہ ہمیں کسی قسم کی تنظیمی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ اس راہِ تقسیم میں تجربات اور انتخاب میں ناکامی بھی ہوسکتی ہے لہٰذا اِس سے دِل برداشتہ نہیں ہونا چاہئے۔ چنانچہ **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کے **مکتوب کا اقتباس** پیش کرتا ہوں۔

فرماتے ہیں: ''ہمارا منصب کام کر کے دِکھانا نہیں، جُہدِ مُسلسل کئے جانا ہے یقیناً ناخنِ تدبیر، گرہِ تقدیر کو کھولنے سے قاصر ہے، جو مقسوم و مقدر ہے وہ ہو کر ہی رہے گا۔''

ہِمّت ہارنا چھوڑ دیں

ہم دیکھتے ہیں کے ایک شخص خوب تفتیش و غور و خوض کے بعد اپنی لختِ جگر یعنی بیٹی کی شادی کر دیتا ہے اگر اس کی بیٹی کو بدقسمتی سے طَلَاق ہو جائے تو وہ گھر بٹھانے کے بجائے دوبارہ بیاہ دیتا ہے۔ بات صرف سمجھانے کے لئے ہے۔ آیئے! ہم **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کے ''**سفرِ دعوتِ اسلامی**'' پر غور کریں کہ آپ نے کِن کِن اسلامی بھائیوں پر اعتماد کر کے اُن کو مدنی کام تفویض کئے مگر جو کچھ وَاقِعات رُونُما ہوئے، وہ ہم سے پوشیدہ نہیں مگر قربان جایئے! اِن کی ہمت، حوصلہ اور بلند و بالا عزمِ بالجزم پر کہ آپ کی **تقسیم کاری کا سلسلہ اب تک جاری و ساری ہے۔**

دُعا سے غفلت نہ برتیں

حالات وواقِعات ناموافِق(مُ۔وا۔فِق)یعنی دُرُست نہ ہونے کی صورت میں دِل چھوٹا کرنے ،حوصلہ ہارنے اور اُلٹی سیدھی تدبیریں اِختیار کرنے کے بجائے دُعا کی طرف توجہ کریں۔ میرے شیخِ طریقت،امیرِ اہلسنّت ،بانیٔ دعوتِ اسلامی دامت برکاتہم العالیہ اپنے ایک مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں ''دُعا سے غَفلت نہ برتی جائے ،ہم مَصلحتوں کے پیچھے پڑے رہتے ہیں،''بڑوں'' کی خُوشامدیں کرتے نہیں تھکتے مگرسب سے بڑے اورحقیقی کارساز،ربِّ بے نیاز عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں دِل کی اَتھاہ گہرائیوں کے ساتھ رُجُوع لانے میں کوتاہی کرجاتے ہیں حالانکہ دُعا تقدیربدل دیتی ہے۔سخت حاجت کے وقت ذمہ داران مل کر''ختمِ غوثِیہ ''وغیرہ پڑھ لیں''صَلوٰۃُ الاَسرَار''شریف کاسِلسِلہ شروع ہوجائے نمازِحاجت کی ترکیب ہوتو مدینہ مدینہ........ (ازمکتوب امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ)

قابلِ توجُّہ

ہمیں اپنے آپ کومدنی تحریک کے لئے جُزوِ لَا یُنفَک(وہ حصّہ جوعلیحدہ نہ ہوسکے) نہیں سمجھنا چاہئے اور ہماری یہ سوچ ہرگزنہیں ہونی چاہئے کہ میں ہی بہتر کام کرسکتا ہوں ۔اگرہم نے اپنی مدنی تحریک''دعوتِ اسلامی'' کواپنے سے بہتر نِعَمَ

البدل دینے کے لیے کوشش نہ کی اور ایسے اسلامی بھائی آگے نہ لا سکے جو ہماری جگہ آ کر ''**دعوتِ اسلامی**'' کو فائدہ پہنچائیں تو کیا ہم اس ذمہ داری کا حق ادا کر رہے ہیں؟

آہ! میرا کیا بنے گا؟

آخر میں میرے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا **محمد الیاس عطار قادری** دامت برکاتہم العالیہ کے **خوفِ خدا** اور **عشقِ مصطفٰی** عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں ڈوبے ہوئے مکتوب کا اِقتباس پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔

چنانچہ فرماتے ہیں: تمام اسلامی بھائی مجسم خوفِ خدا و عشقِ مصطفٰی عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بنے رہیں، دِل لگا کر اِخلاص کے ساتھ ''**دعوتِ اسلامی**'' کا مدنی کام کرتے رہیں۔ اگر کوئی اچھا کام آپ کے ہاتھوں سَر اَنجام پا جائے تو اپنا کمال تصوّر کرنے کے بجائے محض ربِّ تعالیٰ عَزَّوَجَلَّ کی عطا جانیں۔ اُس (عَزَّوَجَلَّ) کی بے نیازی سے توجہ نہ ہٹائیں، اِبلیس نے (ایک روایت کے مطابق) 80 ہزار بَرس عِبادت کی مگر تکبّر کر کے بدبخت کافر ہو گیا۔ بَلْعَم بن بَاعُوراء اور ابنِ سقاء بہت بڑے علماء گزرے ہیں مگر انجامِ کار ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ **آہ! آہ! آہ!** ہم نہیں جانتے کہ ہمارے بارے میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی خُفیہ تدبیر کیا ہے؟ **تشویش!**

تشویش ! سخت تشویش! کی بات ہے۔یا**اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہماری مغفرت فرما۔اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کاش! کہ میں دُنیا میں پیدا نہ ہوا ہوتا
قَبر و حَشر کا سب غم خَتم ہو گیا ہوتا
تار بن گیا ہوتا مُرشِدی کے کُرتے کا
مُرشِدی کے سینے کا بال بن گیا ہوتا
آہ! کثرتِ عصیاں! ہائے خوف دوزخ کا
کاش! اس جہاں کا میں نہ بَشَر بنا ہوتا

(ارمغانِ مدینہ از امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ)

اللہ تعالیٰ ہمیں امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی غُلامی اور دعوتِ اسلامی پر اِستِقامت عطا فرمائے ، بِلاحِساب مغفرت فرما کر جنّتُ الفردوس میں امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے ساتھ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پڑوس عطا فرمائے اور ہمیں دُنیا وآخرت کی ذِلّت ورسوائی وزوالِ نعمت سے محفوظ فرمائے۔ہماری، ہمارے ماں باپ اور ساری اُمّت کی مغفرت فرمائے۔امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کا سایۂ عاطِفت باعافیّت ہمارے سروں پر تادیر قائم ودائم فرمائے اور ان کی بنائی ہوئی مجالس اور اِن کے نگرانوں بالخصوص مرکزی مجلسِ شوریٰ کی اطاعت، اخلاص و اِستقامت کے ساتھ نصیب فرمائے۔اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ علٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

غور سے پڑھ کر یہ فارم پُر کرکے نیچے تفصیل لکھ دیجئے

جو اسلامی بھائی **فیضانِ سنّت** یا **امیرِ اَہلسنّت** دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کے **کُتُب و رسائل** سن یا پڑھ کر، بیان کی **کیسٹ** سن کر یا ہفتہ وار، صوبائی و بَین الاقوامی **اجتماعات** میں شرکت یا **مَدَنی قافِلوں** میں سفر یا **دعوتِ اسلامی** کے کسی بھی مَدَنی کام میں شمولیت کی بَرَکت سے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوئے، زندگی میں **مَدَنی انقلاب** برپا ہوا، نمازی بن گئے، داڑھی، عمامہ وغیرہ سج گیا، آپ کو یا کسی عزیز کو حیرت انگیز طور پر **صحت ملی**، پریشانی دُور ہوئی، یا مرتے وقت **کَلِمَۂ طَیِّبَہ** نصیب ہوا یا اچھی حالت میں **رُوح قَبض** ہوئی، مرحوم کو اچھی حالت میں **خواب** میں دیکھا، **بشارت** وغیرہ ہوئی یا **تعویذاتِ عطاریہ** کے ذریعے آفات و بَلیّات سے نَجات ملی ہو تو ہاتھوں ہاتھ اس فارم کو پُر کر دیجئے اور نیچے واقعہ کی تفصیل لکھ کر اس پتے **محلہ سوداگران، پُرانی سبزی منڈی** (بابُ المدینہ) **کراچی عالمی مَدَنی مرکز فیضان مدینہ** "**مجلس مکتوبات وتعویذاتِ عطاریہ** کے **مکتب**" پر بھجوا کر اِحسان فرمایئے۔

نام بمع ولدیت:_______________ عُمر_______ کِن سے

مرید یا طالب ہیں: _ _ _ _ _ _ _ _ _ _ _ _ خط ملنے کا

پتہ:_________________________ فون نمبر(بمع

کوڈ):_____________________________ای میل

ایڈریس_________________

کیسٹ ،رسالہ،مدنی قافلہ یاکسی بھی مدنی کام کی دعوت پیش کرنے والے کا

نام: _ _ _ _ _ _ _ _ _ _ _ _ _ _ _ انقلابی کیسٹ یا رسالہ کا

نام:______________________سننے،پڑھنے یا واقعہ رونما

ہونے کی تاریخ/مہینہ/سال:__________

کتنے دن کے مدنی قافلے میں سفرکیا:________________

موجودہ تنظیمی ذمہ داری_________________

مُندَرِجہ بالا ذرائع سے جو بَرَکتیں حاصل ہوئیں،فُلاں فُلاں برائی چھوٹی وہ تفصیلاً اور پہلے کے عمل کی کیفیت (اگرعبرت کے لئے لکھنا چاہیں) مثلاً فیشن پرستی،ڈکیتی وغیرہ اور **امیرِ اہلسنّت** دَامَت بَرَکاتُہُم العالیہ کی ذاتِ مبارَکہ سے ظاہر ہونے والی بَرَکات وکرامات کے ''**ایمان افروز واقعات**'' مقام و تاریخ کے ساتھ

تفصیلًا نیچے و ضَرورتاً پیچھے تحریر فرما دیجئے۔

ماٰخذ ومراجع

(۱)	قرآن مجید	کلام باری تعالیٰ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
(۲)	کَنزُالْاِیمَانِ فِی تَرجَمَۃِالْقُرآن	اعلیحضرت امام احمد رضا خان متوفّٰی ۱۳۴۰ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
(۳)	اَلتَّفسِیرُ الْکَبِیر	امام فخر الدین رازی متوفّٰی ۶۰۶ھ	داراحیاء التراث العربی بیروت
(٤)	خزائن العرفان	سید نعیم الدین مراد آبادی متوفّٰی ۱۳۲۷ھ	ضیاء القرآن کراچی
(٥)	صَحِیحُ مُسلِم	امام مسلم بن حجاج بن مسلم القشیری متوفّٰی ۲۶۱ھ	دار ابن حزم بیروت
(٦)	اَلْمُعجَمُ الْاَوسَط	امام سلیمان بن احمد طبرانی متوفّٰی ۳۶۰ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت
(۷)	مؤطا امام مالك	امام مالک بن انس متوفّٰی ۱۷۹ھ	دارالمعرفہ بیروت
(۸)	سُنَنُ اَبِی دَاوٗد	امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث متوفّٰی ۲۷۵ھ	داراحیاء التراث العربی
(۹)	صحیح ابن حبان	الحافظ محمد بن حبان متوفّٰی ۳۵۴ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت
(۱۰)	اَلْمُسنَدُ لِلاِمَامِ اَحمَد بنِ حنبل	امام احمد بن حنبل متوفّٰی ۲۴۱ھ	دارالفکر بیروت
(۱۱)	الصمت لِابْنُ اَبِی الدُّنیَا	امام ابوبکر عبداللہ بن محمد القرشی متوفّٰی ۲۸۱ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت
(۱۲)	فِردَوسُ الْاَخبَار	حافظ شیرویہ بن شہردار دیلمی متوفّٰی ۵۰۹ھ	دارالفکر بیروت
(۱۳)	مِراٰۃُ الْمَنَاجِیح	مفتی احمد یار خان نعیمی متوفّٰی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن کراچی
(١٤)	قیمة الزمن عندالعلماء(تلخیص)		برکات المدینہ کراچی
(١٥)	حدائق بخشش	اعلیحضرت امام احمد رضا خان متوفّٰی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
(١٦)	ارمغان مدینہ	حضرت علّامہ مولانا الیاس عطار قادری	مکتبۃ المدینہ کراچی

فہرست

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۱	تقسیم کاری کی ضرورت	6
۲	تقسیم کاری اور اُس کے تقاضے	7
۳	پُوچھ گُچھ مدنی کاموں کی جان ہے	9
۴	تقسیم کاری کے عظیم شامیانے کی مضبوطی	10
۵	بڑوں کو سنبھالو چھوٹے خود ہی سنبھل جائیں گے	10
۶	مطلوب کا ملنا کچھ اور ہے	12
۷	کپڑوں کے دھبّے	13
۸	تقسیم کاری کا مدنی مقصد	13
۹	تقسیم کاری کے فوائد	14
۱۰	مدنی تربیت	14
۱۱	تربیت کے مشکبار مدنی پھول	16
۱۲	مدنی تربیت کا قرآنی نُسخہ	18
۱۳	احساسِ ذمہ داری	19
۱۴	احساسِ ذمہ داری کی ایک مثال	21
۱۵	فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا احساسِ ذمہ داری	22
۱۶	وقت کی قدر	29
۱۷	صحابی کی ندامت	30
۱۸	حیرت انگیز حادثہ	31

31	روٹی کے بجائے کیک نُما کھانا	۱۹
33	امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ اور وقت کی قدر	۲۰
35	ضیاعِ اوقات کے چند اُمور کی نشاندہی	۲۳
36	سُستی اور غفلت	۲۴
37	آپ ہی ذمہ دار ہیں	۲۵
37	توازن	۲۶
38	حوصلہ افزائی	۲۷
38	اعتماد	۲۸
39	آپ کا تعاون	۲۹
40	تجربہ بھی ہوجاتا ہے	۳۰
41	آسان وضاحت	۳۱
42	فوائد کے بجائے نقصانات	۳۲
43	تقسیم کاری کی مضبوطی کا بہترین ذریعہ	۳۳
45	مقصدِ بعثت	۳۴
45	حسنِ خلق کے معنیٰ	۳۵
46	اخلاقِ حسنہ	۳۶
47	ہلکی پھلکی عبادت	۳۷
47	اللہ عزوجل کا محبوب بندہ	۳۸
48	دُعائے مصطفیٰ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم	۳۹
48	ساری بھلائیاں اور ساری بُرائیاں	۴۰

۴۱	تقسیم کاری کا عمل حسنِ اخلاق کے بغیر کامل نہ ہوگا	49
۴۲	بُلند حوصلہ	51
۴۳	بقاء کے انمول موتی	51
۴۴	اپنے ذِمّے بھی کام رکھنے ہوتے ہیں	52
۴۵	مدنی اصولوں کی محافظت	53
۴۶	اہم اُمور	54
۴۷	اہم ذمہ داریاں	55
۴۸	حوصلہ شکنی کی نحوست	55
۴۹	خود اعتمادی کی فضا	57
۵۰	صلاحیتوں کے مطابق تقسیم	58
۵۱	نہر کا بہاؤ	59
۵۲	19 مدنی پھول	61
۵۳	افرادی قوت کا سمندر	63
۵۴	ہمّت ہارنا چھوڑ دیں	64
۵۵	دُعا سے غفلت نہ برتیں	65
۵۶	قابلِ توجہ	65
۵۷	آہ! میرا کیا بنے گا	66
۵۸	بہار فارم	68
۵۹	ماٰخذ و مراجع	70